پردۂ غفلت

ایک مسلمان زمیندار کی گھرانی کا قصہ

از

سید عابد حسین

برلن

مطبع شرکت کاویانی

سنہ ۱۹۲۶

پردۂ غفلت

ایک مسلمان زمیندار کی گھرانی کا قصہ

از

سید عابد حسین

برلین

مطبع شرکت «کاویانی»

سنہ ۱۹۲۵

ڈراما نویسي کي یہہ پہلي کوشش حریم تیاتر کی پردہ دار محبّی حسن شاهد صاحب سہروردی مہتمم و مشیر فن ماسکو آرٹ تهئیٹر کي خدمت میں اظهار اخلاص واحترام کی طور پر پیش کي جاتي هی.

وقت گل خوش باد کز وی وقت می‌خواران خوش است

عابد

اشخاص

میر الطاف حسین ــ رسول‌آباد کی زمیندار، عمر ۶۰ سال
رقیه خاتون ــ اون کی بیوی، عمر ۵۲ سال
صغرا ــ اون کی لڑکی، عمر ۲۲ سال
محمد محسن ــ اون کی داماد، ناظر کلکٹری، عمر ۲۷ سال
منظور حسین ــ اون کا بھتیجا، میر شجاعت حسین مرحوم
کا لڑکا، عمر ۲۳ سال
سعیده ــ اوس کی بہن، عمر ۱۷ سال
شیخ کرامت علی ــ شجاعت حسین مرحوم کی اتالیق،
عمر ۷۵ سال
محمد جواد ــ مڈل اسکول رسول‌آباد کی ہیڈ مدرس،
عمر ۳۶ سال
محمد علی ــ ایک دوسری قصبه کمال پور کا زمیندار،
سعیده کا عاشق، عمر ۲۵ سال

احمد حسین ـــ میر الطاف حسین کی سالی اور مختارعام،
عمر ۴۵ سال

گنگا سہائی ـــ میر شجاعت حسین مرحوم کی جائداد کی منتظم

سیتا رام ـــ مہاجن

چپراسی　　　خدمتگار　　　خادمہ

پہلا ایکٹ

پہلا سین

(میر الطاف حسین اپنی مکان کی سامنی نیم کی درختونکی سائی میں ایک تکیہ دار مونڈھی پر بیٹھی حقہ پي رهی هیں — هاتهه میں تسبیح هی وظیفه کا شغل جاري هی - سیدهی هاتهه پر ایک مونڈهی پر احمدحسین اور بائیں هاتهه پر کچهه فاصلی سی ایک چارپائي کی پائینتي سیتارام مہاجن بیٹھی هیں).

احمد حسین

(سلسلهٔ کلام کو جاري رکهتی هوئی) چودهویں صدي دی چودهویں صدي ، خون سفید هو گئی هیں۔ جس چچا نی بچپن سی بیٹی کي طرح پالا اوس سی یہه سرکشي۔ اپنا گهر الگ کرینگی، اپني جايداد سنبهالیں گی ، بہن کو لکها پڑهاکی میم بنائیں گی۔ اسمیں چاهی خاندان کي آبرو مٹي میں ملجائی چاهی . . .

سدارام

(باب کاکر) آمد میاں یہہ سب انگریزی پڑھائی کا قصور ہی۔ دیکھو نا صاحبزادی کی والد ہماری تمہاری ساتھہ اردو مدل میں پڑھتی تھی، کیسی جب جاپ میاں آدمی تھی۔ ہم تم مدل فیل رہی اور پیاس ہو ہوا کر انگریزی اسکول نے بھیجی ۔ بس تب سی کیسی دھواں دھار باتیں کرنی لگی اور لندن جاکر تو ایسی بدلی کہ کیا مجال کوئی کہہ سکی یہہ وہی میاں سجاب ہیں جو سر جھکائی بغل میں بستہ اور سلیٹ دبائی مدرسی جایا کرتی تھی

احمد حسین

اور تو اور اس بڈھی کھوسٹ کرامت علی کو خدا جانی کیا ہو گیا ہی۔ شجاعت بھائی مرحوم کی لن ترانیاں سن کر اسکی عقل ماری گئی۔ منظور اور اسکی بہن دونوں کو خدا جانی کیا الٹا سیدھا پڑھایا کرتا ہی

میر الطاف حسین

(جھنگی کی لہجہ میں) بھئی احمد حسین تم سی کئی بار کہا کہ شجاعت کا ذکر ایسی الفاظ میں نہ کیا کرو۔

کچھ بھی ہو والد مرحوم کی زمانی کی آدمی ھیں اور
میری تمھاری دونوں کی بزرگ ھیں

احمد حسین

بھائیصاحب اسی بزرگی کو سات سلام۔ آخر خدارسول
کا حکم بھی کوئی چیز ھی۔ دین کی باتوں میں کسی کی
بزرگی نہیں جاتی۔ ھم جب جانیں بڑی بزرگ ھیں جب
لڑکی کو سمجھائیں کہ میاں سے دین کی خیالات چھوڑو،
ان کو سیداینوں کی طرح پردی میں بیٹھی دو، خدا کی
اطاعت کرو۔۔۔

سیتارام

اور ماموں کی

احمد حسین

ماموں کمبخت کس حساب میں ھی' وہ تو بالائیو، جاھل
بیایمان سمجھا جاتا ھی (میر صاحب کی طرف مخاطب
ھو کر) کہیئی قبلہ و کعبہ بزروں کی اطاعت چھوٹوں پر
فرض ھی کہ نہیں ' پھر جو شخص بھتیجی کو خدا سی
بغاوت کرنی پر ورغلائی اور ارکین کو پڑھ لکھہ کر غارت
ھو جانی کی صلاح دی اوسپر میں اعتراض کرتا ھوں
تو کیا برا کرتا ھوں ؟

میرصاحب

یہ کہاں سی معلوم ہے کہ سیج جی ان باتوں کی تعلیم دیتی ہیں بطور تحفہ ہی اور اوسکی طبیعت میں سچتی ہی۔ جب مزاج میں یکسوئی آئیگی یہ باتیں جاتی رہینگی

احمد حسین

بھائی صاحب خطا معاف، آپ ہیں فرشتہ خصال اور سبکو ایسا جیسا سمجھتی ہیں آپکو خبر نہیں کہ کیا کیا ہاتدیاں پک رہی ہیں۔ کل سکھرام ضلع سی واپس آیا ہی۔ اسی بیدمی کی لئی وکیل کرنی گیا تھا لالہ بالکشن کی یہاں جو پہونچا تو معلوم ہوا کہ دوسری موکلوسی باتیں کر رہی ہیں فرصت نہیں ہی۔ دو گھڑی کامل انتظار کرنا پڑا، اوسکی بعد دیکھتا کیا ہی کہ وکیل صاحب کی کوٹھری سی میاں منظور اور گنگا سہائی سرگوشی کرتی ہوئی نکلی دروں ی اسی دیکھا لیکن آنکھہ بچاکر نکل گئی۔ اب فرمائیی اسکی کیا معنی ہیں

میرصاحب

واللہ اعلم۔ منظور کو کسی امر قانونی میں مشورہ کرنا ہوگا

احمد حسین

سحی وہ امر فانونی سہہ ھی کہ اسي اور ہہں کی حائداد
کو حاندان کي حائداد سی الگ کرانی کی درحواست دس
اور ہہں کو لیکر کمال بور مہں الگ گھر مہں رہہں ۔ بھر
آرادی ھی آرادی ھی۔ ہہں بہلی ھی سی ٹرھی لکھی ھی
او ی مسں کی مم سی اور ٹرھوائیںگی بہر محمد علي کی
سابھہ ملکر لڑکیوں کا مدرسا قائم کریںگی اور بہہ سب
سکھائی ٹرھائی ھی حساب سبح کرامت علی صاحب کی

میر صاحب

مجھی بھیں بہں آتا اور بہرس محال ایسا ھو بھی بو
سبح حی بی کبھی ایسی رائی نہ دی ھوگی

احمد حسین

اب آب نہ مانئی بو اسکا کوئی علاج ہہں، بھوری دں
مں آب معلوم ھوحائیگا

میر صاحب

احھا مں مںطور کو سمحھاؤنگا کہ مدرسی وعیرہ کا حیال
چھوڑ دی ایکں اگر و ابی حائداد کا ابںطام کرنا حاھتا
ھی بو اسمیں کیا برائی ھی۔ اب بھی اسکي حائداد کی

نگرانی میں گنگاشہای کرتی ہیں اب وہ خود کری تو
کونسی قباحت ہی

احمد حسین

عرض کروں کون سی قباحت ہی۔ آدھی سی زیادہ
آمدنی جاتی رہیگی، اتنی بڑی خاندان کا سنبھالنا
مشکل ہو جائیگا، موجودہ آمدنی میں یہ معلوم کر
مصنفوں سی کام چلاتا ہوں، پھر تو لقمان کی حکمت
سی بھی پورا نہ پڑیگا، دوسری یہ سنارام بیٹھی ہیں
انہوں نے جن لوگوں سی یہ روپیہ قرض لیکر ہمیں دیا
ہی اونہیں جب معلوم ہوگا کہ آدھی جائداد صاف نکلی
جاتی ہی تو وہ فورا نالش داغ دینگی

سنارام

سرکار، آمد میاں سچ کہتی ہیں گنگاشہائی نے پہلی سی
لوگوں کو سنا رکھا ہی کہ چھوٹی میر صاحب کی جائداد
سی قرضہ سی کوئی مطلب نہیں اب اگر بٹوارہ ہوگا تو
بالکل ساکھ جاتی رہیگی

میر صاحب

گر یہ تو سچ ہی یہ سجاد مرحوم نی کبھی قرضہ لیا

ـہ مںطور ںی اور اسکی ںہں ںو سایـد ابھی قانونا ںالغ ںھی ںہں ھی

احمد حسین

حی ںالکل درسب ھی، کسی‌ںی فرصہ ںہں لںاـ ںہہ ںو محھہ کںسحب کي سامب آئی ںھی کہ صعرا کی سادی مں حاںداں کی آرزو رکھںی کی لئی ، محرم اوسي ساں سی کرںی کی لئی حںسا ںزرگوں کی وقب سی ہوںا حلا آرہا ھی، سال بھر کاحمع حرح ںورا کرںی کی لئی مں‌ںی فرص لںا لںکں کںا مںاںـ مںطور اور اوںکی ںہں دوںوں حاںداں سی الگ ںھی، کںا مںری آںکی ںزرگ اوںکی ںزرگ ںہ ںھی، حو اوںکی حائداد فرص سی ںری ھی؟

سںںارام

سرکار ںہہ ںو ںکی ںاب ھی ہم لوگوں کی گھر مں ںھی سب کاروںار ایک مں ہوںا ھی، سب کی آمدںی ایک ہوںی ھی، حرح سا ںہہ ہوںا ھی، فرصہ ںھی سںھی کی لئی لںا حاںا ھی

میر صاحب

بھئی مںری سمحھہ مں ںہہ ںاںں ںہں آںں مںطور دو حار دں مں آئںگا ںو اوس سی گفںگو کروںگا

احمد حسین

حدا هی هی حو آپکی سمحهانی کا اثر هو ، صاحبزادی اسی
آپ کو افلاطون سمجهتی هیں ، اونکی نطر میں کسی کی
بات کب جچتی هی پهر اونهیں مسز ملی هیں سبح کرامت علی
اور درست محمد علی - اس لڑکی کی ارادی سجاعت بهائی
مرحوم کی حیات هی سی یہ هیں که سعیده سی سادی کری
جانتا تها که بهائي مرحوم هماری خاندان کی رسم کی حلاف
آدهی جائداد لڑکی کی نام چهوڑسکی لیکن مرحوم نی
اسی کبهی سہہ نہیں لگایا

میر صاحب

یہہ تو تم صریحا غلط کہتی هو سجاعت مرحوم اس لڑکی کو
بہت چاهتی تهی وه هوتی تو صرور اسی سی سادی کرتی

احمد حسین

اب میں آپکی تردید کیسی کر سکتا هوں آپ همسیره
صاحبه سی توجهئی، ایسا هوتا تو وه سعیده کی نسبت محمد جواد
سی کیوں ٹهہراتیں

میر صاحب

یہہ وه جانیں یا تم ، میری نزدیک تو یہہ نسبت هی زہر۔

دسی کی هی۔ نه لڑکی راضی هی نه اوسکا بهائی

احمد حسین

سادی کی معاملی میں لڑکی، لرکی کی رضامندی کا حیال کرنا تو انوکهی بات هی۔ سریف گهرانوں میں لڑکی سی کوئی جا کر نہیں پوچها کرتا۔ ماں باپ جتنا اولاد کی بہتری کو سمجهتی هیں وہ خود کیا سمجهی گی اب رهی لڑکی کی بهائی صاحب تو جنا، چچی کی هوتی اونهیں بولنی کا کون منصب هی

میر صاحب

مگر بهائی، منظور بہت برهم هی اگر لرکی کی سادی جواد سی کردی گئی تو خاندان میں نا اتفاقی کی بنیاد پڑ جائیگی

احمد حسین

بہر حال سبب تو بہر حکی هی اور سادی جواد سی هونا ضروری هی۔ اگر ایسا نه هوا تو دنیا بهر کی سامنی ناک کٹ جائیگی که بندهی بندهائی سب چهوٹ گئی

میر صاحب

خیر هوگا (آس پاس نظر ڈال کر) نماز کا وقت آ گیا

هی۔ (اٹهی هوئی سداارام کی طرف مخاطب هوکر) لاله صاحب آپکو جو کچهه گفتگو کرنا هی احمد حسن سی کیجئی۔ آپ جانتی هیں مجهه سی تو کسی بات سی مطلب نہیں

سدا رام

سرکار آپ اور آمد میاں کچهه دو بهوری هیں؟ هم آپ کی بهی تابعدار اونکی بهی، اور آپ لوگوں سی بهلا هم کاروبار کی بات چیت کرسکتی، گهر کا کام جانکر کرتی هیں

میر صاحب

بیشک آپ سی ایسی هی امید هی

(چلی گئی)

سدا رام

میاں یهه تو بڑی بدهت خبر سنائی، مطورمیاں نی اگر سچ مچ درخواست دیدی تو اپنی بری جائیداد هاتهه سی گئی

احمد حسن

درخواست دینی میں کیا کچهه کسر هی۔ بال کس کو نہ جانتی هو ایک هی کائیاں هی۔ اوس سی یهه کب امید هوسکتی هی که روک تهام کریگا

سیتا رام

پھر کیا کرنا چاہئے

احمد حسن

تم ساؤ لالہ۔ تم مقدمی معاملے میں حیا جاسی ہو ہم تھوڑی جان سکی ہیں

سیتا رام

نہیں آمدمیاں ہم نے جو ایک آدہ حرف قانون سیکھا ہی سب آپکی طفیل میں ، لیکن اس معاملے میں ہماری سمجھ میں خود کوئی بات نہیں آتی

احمد حسن

پھر بھلا جب تمہاری قطرت نہیں چلتی تو میں کیا کر سکتا ہوں

سیتا رام

ایک بات کہوں اگر آپ خفا نہ ہوں

احمد حسن

کہو کہو خفا ہونی کی کیا بات ہی

سنیا رام

(ادھر اودھر دیکھ کر چپکی سی) کہیں ایسا ہوا کہ سجان‌میاں کی لکھی ہوئی دستاویز نکل آئی کہ انہوں نے پچاس ہزار روپیہ بیس سال پہلے بڑی سرکار سے قرض لیا تھا

احمد حسین

دستاویز کہاں سے نکل آئی۔ میں سمجھا نہیں تم کیا کہہ رہی ہو

سنیا رام

جہاں سے لچھمن کی دستاویز سدجل کے مقدمے میں نکل آئی تھی

احمد حسین

اچھا یہ مطلب ہے۔ مگر سوچو سہی یہ فقرہ کیسے چل سکتا ہے۔ بھائی‌صاحب ابھی کہہ چکی ہیں کہ سجاعت بھائی نے کبھی قرض نہیں لیا، وہ جو پوچھینگی کہ یہ دستاویز کیسی ہے؟

سیما رام

کہه دىحئى گا كه روىىه ىهورا ىهوڑا كر كى لىا ىها اور
دساوىر كا مىں ىى آب سى دكر كىا ىها آب ىهول گئى

احمد حسىں

واه، ىهه اىسي سهل ىاب هى، وه دىكهى كو مانگىں گى
اور حط كا فرق كوئى نه پهچانى وه ىهچان لىنگى

سىىا رام

ىو اوىكو سمحهاىى كى آب كوئى فكر كىحئى، اب
اىىا ىهى آب ىهىں كرسكتى؟

احمد حسىں

ىهىں لاله ىهه مىرى كىا كسي كى بس كى ىاب ىهىں۔ ىم
ىهائىصاحب كو حاىىى هو ىهر اىسى ىاىىں كرىى هو۔ اگر
كوئى ىىچىده معامله هو ىو حىر، ورىه حهاں اوىكى سمحهه
مىں آگىا ىو وه هرگز ان قانونى حالوں كى روادار ىهىں
هونى

سىىا رام

ىهر اور ىو كوئى ىاب سوحهه ىهىں ىڑىي، آپ منظور مىاں

کو سمجھائی کہ زمینداری کا کام بڑی بکھیڑی کا ھی، اس
میں نہ پڑو، رھا خرچ، اسکی تمھیں کبھی کمی نہ ھوگی،
سب کچھہ تمھارا ھی۔ اسی کو ذرا نمک مرچ لگا کی کہئی
تو شاید مان جائیں

احمد حسین

جی ھاں میری ھی سمجھانی سی تو وہ مانیں گی، میری
تو اونھیں صورت سی نفرت ھی۔ دوسری یہہ کہ اون سی
منطق کی بحث کون کریگا

سدا رام

پھر بالکس سی سمجھوتہ کیجئی، کسی طرح لڑکی کو
پٹی پڑھا دی کہ چچا کی زندگی میں عدالت سی بٹواری کی
اجازت نہیں ھوگی

احمد حسین

لالہ تم بھی بعض وقت عجیب باتیں کرنی لگتی ھو۔ اسی
بھی منظور نہیں کہ جو کچھہ بالکس کہدی وہ مان
لیگی، اور پھر کرامت علی جو گھاٹ گھاٹ کا پانی پئی
ھوئی ھی اور محمد علی جیسی قانون ازبر ھی اونکی صلاح کار
جو بیٹھی ھیں

سدبا رام

(ٹھنڈی سانس لیکی) ایسا ھي ھی تو مسطور میاں کی حصہ سی ھاتھہ دھونا چاھئی اور چھوٹي ثنا کی حصہ کو کسی طرح بچانا چاھئی

احمد حسین

یہہ بھی کچھہ ایسا سہل نہیں ھی ' یہہ سچ ھی کہ محمد جواد سی شادی ھو جائی تو ایسا آدمی ھی اور جائیداد ایسی ھی انتظام میں رھیگی ، لیکن شادی ھوجائی تو جائی

سدبا رام

اگر سدابی بی اسی بات کی ضد کریں تو ضرور ھو گی

احمد حسین

اری لالہ ہم اس نئی دور کو نہیں جانتی ھو یہہ لوگ اسی عمل کی آگی سات سب تک کی بزرگوں کی کوئی ھستی نہیں سمجھتی ، ان کی دماغ میں یہہ سما گئی ھی کہ دنیا کی اصلاح کرینگی اور وہ کیسی، عورتوں کو لکھا پڑھا کی اور اونکا پردہ توڑ کی ۔ بھلا کوئی ان سی پوچھی کہ یہہ اب تک دنیا کیسی چل رھی تھی اور اب کیا مصیبت آن

بڑی ھی کہ عورتیں پڑھ لکھہ کی فانونگو ھو جائیں اور گاؤں گاؤں ماری ماری پھریں ؟

سیتا رام

واہ آمدسنان آپ بھی کیا خوب وکیل مختاروں کی سی بحث کرتی ھیں مگر ھم سی پوچھئی تو یہہ سب انگریزی کمانیکا پھیر ھی، ھمارا چھوکرا ابھی چھٹی میں گھر آیا تھا، اوسکی کتاب اوٹھا کی دیکھی، تصویریں تو اچھی چکی چکی ھیں مگر قسم لیجئی جو ایک حرف بھی سمجھہ میں آتا ھو، جس زبان کی الف بی ایسی ھو اوسکی کمانوں میں نہ جانی کیا کچھہ لکھا ھوگا

احمد حسین

اجی کچھہ بھی لکھا ھو میری طرفسی جہنم میں جائی یہاں اپنی ھی مصیبت کیا کم ھی جو ان جھگروں کی فکر ھو، اچھا لالہ، میں جاتا ھوں ذرا گاؤں کا ایک چکر لگاؤں گا ـــ (اوٹھہ کھڑی ھوئی)

سیتا رام

بہت اچھا، مگر کل سود بھوجنی کا دن ھی اوسی نہ بھولئی گا

(پردہ گر جاتا ھی)

دوسرا سین

(سیح کرامب علی دیوڑھی میں انک موبدھی ر رصائی اورھی بیٹھی ھیں ، اندر کی طرف کی درواری میں پردہ پڑا ھی جس کی پیچھی رفیہ خانوں ابھی ابھی آ کر بیٹھی ھیں)

(پردی کی پیچھی سی رفیہ خانوں کی آوار) سیح جی، بندگی عرص ھی

سیح جی

جیتی رھو سدانی بی خدا گھربار میں برکت دی

رفیہ خانوں

کہیی سیح جي اب مزاج کیسا ھی ، اس کھانسی نی آپکو بڑی تکلیف دی

سیح جی

کیسی؟ مجھی ، یہاں سدانی نی برھانی میں تو کھانسی تکیہ کلام ھو گئی ھی ، سبی والوں کو اس سی تکلیف ھو مجھی تو آرام ملتا ھی

رفیہ خانوں

سچ ھی سیح جی بڑھاپا سو بیماریوں کی بیماری ھی ، آپ تو

حدا رکھی ںانح اودر سر ںرس کی ھں ، صعرا کی ںاپ کو ابھي
سانھہ ںوری ںہں ھوئی وہ ںھی سدا کی روگی ھوگئی ھں

سںح حی

احی الطاںب ماں کی ںہ کہئی، وہ حوالی ھي مں کوں
ںدرسب ںہی ۔ ںاں ںہہ ھی کہ حب اںساں اںک اںدھری
کوٹھری مں راب دں حاںمار ںر ںںٹھا رھی گا ںو صحب آپ
ھی حراب ھوا چاھی

رفںہ حاںوں

ںس سںح حي آپ کی اںھں ںاںوں سی ںو آگ لگ حاںی ھی
آپ کی ںردںک حو اللہ کا ںںک ںںدہ ںمار وطںعہ مں اںسی
دں رات کاٹی رہ احدی اور ںکما ھی

سںح حی

ای لو سںداںی ںی حما ھوگئں مںںی ںو اںک ںاں کہی
ںھی اوںر اعںراص کب کںا ںھا

رفںہ حاںوں

آپ مںہہ سی ںہ کہں مگر دل مں ںہی ھی ، کہئی مں
حھوٹ کہی ھوں

شیخ جی

اب آپ کہلواتی ہیں تو میں کہتا ہوں، میر الطاف حسین کی کاہل ہونی میں کیا شبہہ ہی، جو شخص دنیا میں اپنی خاندان کو نہ سنبھال سکی، جو اپنی ہمسایوں کا حق نہ ادا کر سکی، جو اپنی جائداد کو اپنی نالائق سالی اور ایک بی ایمان مہاجن کی ہاتھوں برباد ہونی کی لئی چھوڑ دی، وہ کاہل نہیں تو کیا ہی

رفیہ خاتون

دیکھو نہ میں جانتی تھی کہ صغرا کی بات اور احمد حسین کو صلواتیں سنانا آپکو منظور تھا۔ میں احمد حسین کی طرف سی تو کچھہ نہیں کہتی، لوگ کہیں گی میں ہی طرفداری کرتی ہی، لیکن صغرا کی بات کو کوئی دوسرا کچھہ کہتا تو منہہ جھلس دیتی۔ غضب خدا کا اوس شخص نی دنیا کو چھوڑا، چین آرام تج دیا، دن رات کی عبادت میں اپنی جان ہلکان کردی اور لوگوں کی نزدیک کاہل ہی

شیخ جی

سیدانی بی کاہلی اسی کا نام نہیں ہی کہ آدمی سچ مچ ہاتھہ نہ ہلائی، جو شخص اپنی سمجھہ سی کام لیتا

نہیں جاہتا اور زندگی کی گتھیوں کی سلجھانی سی جی چراتا ھی وہ سب سی بڑھکر کاہل ھی، محض اللہ اللہ کرنی سی کوئي شخص اللہ کا نیک بندہ نہیں بن جاتا، اسکی لئی پہلی شرط ھی کہ انسان دنیا میں اپنا فرض جانی اور ادا کری، اللہ کی اور بندوں کی لئی مصیبت نہیں بلکہ راحت کا باعث ھو

زینہ جاتون

ای ھی تو اون بیچاری تی کس کی سر پر مصیبت ڈھائی ھی

شیخ جی

اوس بیچاری نی مصیبت ڈھائی ھی اپنی اسامیوں پر، جنکا خدا نی اوس سی ساتھہ ڈالا تھا، اور جنھیں اوس نی میاں احمد حسین کی سپرد کر دیا کہ پولیس سی ملکر اونھیں لٹوائیں، اوس نی مصیبت ڈھائی ھی اپنی خاندان پر، جسکی آدھی جائداد اوسکی غفلت گذاری کی بدولت مہاجن کی قبضہ میں جا رہی ھی، اوس نی مصیبت ڈھائی ھی اپنی بیٹی اور بھتیجی پر جنکی تعلیم و تربیت کو اوس نی آپ پر چھوڑ رکھا ھی (کھانسی لگی)

رفیہ خانوں

یا اللہ! یا اللہ! اب میری باری آئی۔ سبح جی آپ بزرگ ہیں اس لئے زبان روک کر رہ جاتی ہوں مگر ایسا کبھی بغیر نہیں رہ سکتی کہ بڑھاپے میں آپکا دماغ صحیح نہیں رہا—— میں آئی بھی ایک معاملے میں صلاح کرنے مگر بڑی سودائیوں سی کوں باتیں کری، لیجئے بیدگی میں جاتی ہوں

سبح جی

(ہنس کر) آپ نے خود ہی چھیڑ چھیڑ کے کہلوایا ورنہ میں نے تو اب لوگوں کو عقل کی راہ سجھانی سے توبہ کر لی ہے۔ اچھا، لیے اب غصہ کو تھوک دیجئے میر الطاف حسین میں جو باں بھی بہت سی ہیں آپ کہیں تو سیا چلوں۔
سیدانی بی —— ہائیں کیا سچ مچ چلی گئیں

رفیہ خانوں

کیا کروں بیٹھ کے، انسان اپنے حواس میں ہو تو اوس سے بات کی جائے

سبح جی

اچھا اب سے ہی، میں سمٹ سمٹا کے حواس میں سمایا جاتا ہوں

رمہ جاوں

لحئی اب گالیاں دسی سی بهکی بو دل لگی کرنی لگی۔
کبهی هوں که بری صروری باٹں کربا ھیں

سیٹہ جی

با الله بو صروری باٹں کیا صرور ھی که رو رو کی کی
حائں اور کراه کراه کی سی حائں ، آب کہه حلئی مں
بهب عور سی سں رها ھوں

رمہ جاوں

کچهه بهں باب بهه ھی که مجهی سعده کی طرف سی
بری فکر ھی بهه لڑکی ایسی گهنّی ھی که اسکی دل کی
باب ھی بہں سمجهه مں آبی، دں بدں دبلی ھوبی حابی
ھی اور اودر سی برهی کی هوس ھی، رسی بو مں روک
بهام کربی هوں لیکں حب بهائی بہاں هو بو سوای کتاب
سی سر مارنی کی اور کوئی کام ھی بہں ھی۔ اور بهه مسطور
بو دبا سی ابوکہا لڑکا ھی اوس بی مبری بچی کو خدا حانی
کیا سمجها دیا ھی که وه ربدگی سی بزار هوگئی ھی
مں دں راب چیحا بدا کربي هوں مگر به بو وه خدا کی

سدی مسہ سی کنحہہ کہتي ھی اور نہ مری کہی ر کاں
دھرتی ھی

شیح حی

حہاں تک مں سمحھا آت کو اوس سی دو شکاس ھں
اںک سہ کہ ٹڑھی کا شوق رکھی ھی دوسری سہ کہ اداس
رھا کرتی ھی اور اوسکا علاح آت سہ کرتي ھں کہ اوسی
ٹڑھی نہ دں اور اوس ر حفا ھوں

رفیہ حاںوں

آپ ںی بھر اولٹی اولٹی ناتں کرںا سروع کںں ، مں اوسر
حفا ھوتی ھوں ںو اوسکی بھلائي کی لٹی ںا حدا ںحواسہ
دسمںی سی ؟

سیح حی

سدانی ںی سٹی سعںدہ کو مں ںی گود مں کھلاںا ھی
اور اوسکی ںاپ کو بچپں سی پڑھاںا ھی اس لڑکی کی
طںعت کي اںداد آدمی حب سمحھہ سکںا ھی حب اسکی ناب
کی سرت سی حوب واقف ھو ، سحاعب حہ مں آت کی دںور
بھی ، مگر اوںکو نہ آپ ںی بہچاںا نہ آںکی سوھر اور بھائي
ںی ، اور سح ںوچھئی ںو سوای مری اور چند اور لوگوں

کی کسی ی بھی سہں۔ اگر مں آکو اوںکی طبعب اوراوںکی
حالات سمجھاؤں ںو آپ کیا سمجھںگی، اسا سں لںجئی
کہ مرحوم اسا دماع رکھںی ںھی حو روزمرہ ربدگی سی
آگی کچھہ سوح سکںا ںھا اور اسا دل حو اپنی اور اسی
حاںداں کی رںح و راحب کی علاوہ اور ںاںوں کا بھی احساس
رکھںا ںھا۔ اسی لوگوں ںر اوں درا درا سی ںاںوں کا ںہب
ابر ہوںا ہی حو آبکی ںردںک کچھہ معنی سہں رکھںں،
سعںدہ اوںکی ںںٹی ہی اور اوس ںی مںطور سی کہں رںادہ
اوںکی طںعب ںائی ہی، علاوہ اسکی وہ عورب ہوںی کی سںب سی
اوں سی ںڑھکر درد طںعب مں رکھںی ہی، اس کی سی
لوگ دںںا مں محص کھاںی سی اور سوںی کی لئی سہں ںلکہ
قلب و دماع سی بھی کام لںںی کی لئی ںںدا ہوںی ہں اور
اگر اوںہں اسی حالاب و احساساب کو الفاط مں اور
مقاصد کو کاموں مں طاہر کرںی کا موقعہ ںہ ملی ںو ںہہ دل
ہی دل مں کڑھںی ہں اور اوںکی ربدگی حاموسی
افسردگی اور حرں و ملال ںںکر رہ حاںی ہی۔ اب اس
لڑکی کا دل ںو ںھرا اںدرحہ ابر ںدںر، اور ںںدا ہوئی ہی
وہ اسی ملک مں حہاں عورب کو حاںںی، سوحںی، اور
کرںی کی مماںعب ہی ںو حو ںںحہ ہوںا حاہئی وہ طاہر

ہمیں اوسکی [illegible] ہ ھی آپ کی محبت جو ارسکی تھوری بہت
[illegible] بھی روکنا چاھی ھی اور سسہ و سرزنش سی
اوسکی دلکو اور صدمہ پہونچاتی ھی

رقیہ خاتون

سچ‌جی مری سمجھہ مں آپکی باتیں نہیں آتیں۔ یہہ
میں بھی سمجھتی ہوں کہ لڑکی سچ مچ شیشہ کا سا دل
رکھتی ھی مگر یہہ کسی طرح نہیں ہوسکتا کہ میں نصیحت
کرنا چھوڑ دوں، جواب لڑکی کی تعلیم آسان نہیں ھی،
اگر گھر کی جھڑکی سی کام نہ لوں تو کل ککو بری
براری کرنی لگی گی۔ خیر، میں نی جس بات میں صلاح
لینی کی لئی آپکو بلایا تھا وہ یہہ ھی کہ مری نزدیک اگر
سعیدہ کی شادی ہوجائی تو گھر کی کام دھندی میں اوسکا
جی بہل جائیگا آپ کی کیا رائی ھی ؟

سیٹھ جی

یہہ لیجئی آپ نی پھر دیوانی کو ہو کی کہنی دیدی،
میں ابھی اسی پہلی ٹھرتر سی ھاتھ رہا ھوں آپ نی و
بات کہدی کہ اوبل بڑلی کو جی جاھتا ھی مگر آپکی
سامنی بکواس کرنی سی کوئی فائدہ نہیں اسلئی اب میں

آنکي بات کا بہات احتصار سی حواب دیا ہوگا ۔ آپ
حو مجھہ سی پوچھتی ہیں یہہ میری نزدیک سعیدہ سی
پوچھنا چاھئی

رفیعہ خانون

اور سنو لوگو ، میں لڑکي سی جاکر اوسکي شادی کی
باتیں کروں۔ شیخ جی آنکی حیا شرم کو آخر کیوں آگ
لگ گئی، یہہ باتیں لڑکوں سی دنیا میں کوئی کرتا ھی'
باب ماں ، چچا چچی آخر کاھی کی لئی ہوتی ہیں ؟

شیخ جی

حواب سی بحوف طوالت قطع نظر کرکی گذارش ھی
کہ آپ سعیدہ کي شادی کس سی کرنا چاھتی ہیں ؟

رفیعہ خانون

یہہ بھی کوئی پوچھنی کی بات ھی اوسی سی جس سی
منگنی ہوئی ھی

شیخ جی

یعنی مسمی محمد جواد مدرس مڈل اسکول سی

رفیعہ خانون

اور نہیں تو کس سی ؟

سسح حی

مں اسکی بالکل حلاف ہوں——

رفیہ حانوں

کیوں آحر ؟

سسح حی

ىمر ایک ، حواد حہل مرکب ھی۔ ىمر دو ، محسىہ کی اور اوسکی طبعت مں راحہ بھوح اور گنگاتیلی کا فرق ھی، ىمر ىں ، وہ ایک دوسری لڑکی سی شادی کرنا حاھتی ھی

رفیہ حانوں

صاف صاف کیوں نہ کہئی کہ آپ سعىدہ کي سادی محمد علی سی ہوىی کا حواب دیکھہ رھی ھیں لوگ سمجھتی ھیں کہ حو حو منصوبی گىھتی ھیں وہ مجھہ سی چھپی ہوئی ھیں مگر مں ایسی بھی ىہں ہوں مجھی ذرہ ذرہ کی حبر ھی اور سنکو سنا کر کہي ہوں کہ چاھی ادھر کی دىیا ادھر ہوحائی مىری بچی کا ىیاہ اوس بد نصیب محمدعلی سی ىہں ہوسکتا

سمیح حی

آپکا یہہ حال هی اور مں یہہ سمجھتا هوں که دریوں طرف کی دیا اسی اسی جگه پر قائم رهیگی اور آپکی بچی کا سا محمدعلی سی رحیگا

رقیه خانوں

و کوں سرمار خاں هی جو مری مقابلی پر آئیگا؟ مں بھی تو سنوں اوسکا نام

سمیح حی

سعد

رقیه خانوں

بس مں تو سمجھی تھی کوئی برا رستم هی' میاں منظور صاحب بہادر کو آپ کوں بھول گئی'

سمیح حی

سعده کا معامله ایک تو آپ کی اور احمدحسن کی قوت جسمانی سی هی اور دوسری خاندان اور قوم کی رائی سی- پہلی معامله مں بیشک منظور اوسکی مدد کریگا، مگر دوسری مں و آپ اسی مددگار هوگی کیونکه اوسکا دل قوی هی اور اراده مضبوط

رفیہ خانم

(طعن آمیز ہنسی کی ساتھہ) کیوں نہیں یہہ دبو گم صم لڑکی ضرور کبھی قسمت سی لڑائی لڑیگی، اچھا ہی میں بھی تماشا دیکھونگی

سنیچ جی

جی ہاں یہی بی زبان لڑکی ساری جہاں کا مقابلہ کریگی میں کہہ چکا ہوں کہ آپ اس لڑکی کو نہیں پہچانتی ہیں شئی، دنیا کی دو تمدنوں کی ٹکرانی سی ایک شرار پیدا ہوا ہی جسکا مخزن اس لڑکی کا دل ہی، انسانا کی مغرب سی ایک قوم عزم، حوصلہ اور جرأت لیکر آئی اور مشرق میں ایک دوسری قوم بھی جو صبر ایثار اور درد رکھتی تھی۔ دونوں کی صدیوں تک ساتھہ رہنی سی ایک نئی شرب کا خمیر تیار ہوا جسکی اجزا میں دونوں قوموں کی جوہر ملی جلی تھی۔ تعجب کی بات ہی کہ ان دونوں قوموں کی مردوں نی اس دولت کی لینی سی انکار کیا اور کہا یہہ ہماری چیز نہیں ہی، مگر عورتوں نی چپکی سی لیکر اپنی قلب میں چھپا لیا، اب چونکہ عورتونکی دل

ر حہالب اور عقل کی سدوں نی ہہرا ىٹھا رکھا ھی '
اسلئی اور بہت سی ىدس ىہا حرسوں کی طرح ىہہ اماىت
بھی رماىہ کی ىطروں سی سہاں ھی۔ اس سعىدہ ىی حوس
قسمتی سی اىسا باب ىاىا حسکی ىدولب وہ کم سی کم حود
اس سی واقف ھوگئی ھی کہ اسکی ىاس کىا ىی ىہا درلب
ھی۔اب آںکی اور ساری رماىی کی محالف کو وہ صىر
حاموسی اور مسکىی سی برداسب کرىی ھی لىکں اگر آب
ىہہ سمحھیں کہ آب ىہں بھائىوں کی سحىی ىی اوسکی عرم
کو دىا دىا ھی اور اوسکی حوصلی کو ىور دىا ھی ىو آب
سی ىڑھکر کوئی علطی ىر ىہں ' وہ دں آرھا ھی کہ
آب ىر بھی اصل حقىقب عىاں ھوحائىگی

رفىہ حاوں

سکر ھی آب ىی ىس ىوکی ، مىں ىو سمحھی بھی سام
ھوئی اب محھی آب کی سٹھىا حاىی مىں مطلو سىہہ ىہں رھا '
حدا حاىی کہاں کی بہکی بہکی ىاىں کرىی ھىں ، لىرکی
کی دل مىں ىورب ىحھم ، حمىر ، حراىہ ، حاک دھول ،
حدا حاىی کىا کىا ھی ۔ حىر ، مىں آىکا عىدىىہ لىىی آئی بھی
معلوم ھو گىا کہ آب ىی بھی مىری دسمىی ىر کمر ىاىدھی

هی ـ بہت خوب زندگی ہی تو دونوں دیکھیں گی کہ کیا
ہوتا ہی۔ اچھا بندگی عرض ہی میں جاتی ہوں

سیٹھ جی

جتی رہو، (اوٹھکر باہر کی طرف چلی) (آپ ہی آپ)
یہہ تو سچ کہتی ہی لڑکی، میں ضرور سٹھیا گیا ہوں
ورنہ اسکی سامنی اسی باتیں کیوں کرتا جو اسکی گلہری
برابر دماغ میں کسی طرح نہیں سما سکتیں۔ دوسری اسی
اس طرح مشتعل کردینا بھی برا ہی مگر میں مجبور ہوں
بڑھاپی کی سبب سی زبان پر قابو
(ڈیوڑھی کی درواری سی نکل گئی)
(پردہ گر جاتا ہی)

تیسرا سین

(ایک چھوٹا سا کمرہ ہی، جسمیں ایک طرف ایک
پلنگ بچھا ہی، اور اسکی پاس ایک چھوٹا سا تخت
ہی، جس پر میلہ دھوبی کا سامان اور سجی ایک تسلہ
رکھا ہی، کمرہ میں ایک طرف ایک چھوٹی سی میز

اور اوسکی سامی اور سدھی طرف انک انک کرسی رکھی ھی۔ مىر ىر حىد کتاىں اور قلم داواں وعىرہ ھی کوىہ مىں انک الماری ىر حىد کتاىں رکھی ھىں دىوار ىر انک ىصىہ لٹکا ھوا ھی

سعىدہ ىحں ر ىىٹھی مىہہ دھو رھی ھی چىد مىٹ کی ىعد رفىہ ىىگم کمری مىں داحل ھوىي ھىں سعىدہ حواں مىہہ دھو حکی ھی اور ىولىہ سی حسک کر رھي ھی اوسی چھوڑ کر حلدی سی ارٹھہ کھڑی ھوں ھی)

سعىدہ

ىسلىم عرص ھی، چچی حاں

رفىہ حاىوں

حىی رھو ىىٹی، حدا عمر درار کری— اں طىىعں کىسي ھی، راں کو دسمىوں کو ىحار ىھا

سعىدہ

حی ھاں، حفىف سی حرارں ىھی اں اچھی ھوں

رفىہ حاىوں

مىں راں کو ادھر سی گدری ىو دىکھا انک دروارہ کھلا ھوا

نها، مان نی فورا سدکنا عهن اسا سمجها نا که نحار من هوا
نعصان کرنی هی، مگر ىم ر ار نهن هونا

سعىده

ححی حان ، راب گرمی بہت بهی

رفىه حانون

سدا مانا که گرمی بهی، مگر صحب کا حىال معدم هی سسبه
آنی من هوا کا لگ حانا بہت برا هی — آحر هم لوگوں کی
ابی عمر آئی هی، هم نی بهی کحهه دسا من دىکها هی! — م
نی دو حرف کنا بره لئی هن که ابی بردىک گهر بهر سی زیاده
عقلمند هوگئی هو، اور سح بوحهو بو اسی بڑهی نی مهن
بمار ڈالا هی دن بهر مىری ساتهه باورحی خانی من کام کرنا ،
سىنا بروبا ، اور رات کو ىنهه کر برهنا — صعرىٰ کهی بهی
که گهری بهر رهی سی سر من درد هونی لگىا هی، نه که دن
دو گهنٹی سر معزن کرنا — بات ساری نه هی که آحکل بهالی
موحود هن، اسی لئی دماغ عرس بر هی!

سعىده

(کحهه حواب نهن دىنی — بلکه اىسی گفتگو من اىک
جهاڑن لی کر اپنی مىز صاف کرنی لگتی هی)

رقیہ خاتون

اور میری سمجھ میں نہیں آتا یہ پڑھنا ھی کاھی کی لئی — قرآن پڑھ لیا، نماز روزی کی مسائل تحفہ العوام میں سی نکال لیی ہو، اب جوں یاں ایک کرنی سی کیا فائدہ ھی، ھاں خوب یاد آیا — صغریٰ کہتی تھی کہ تم نی اوسی خط لکھہ کر بھیجا تھا — آخر تم چاہتی کیا ہو؟ کیا بالکل ہی خاندان کی ناک کٹوانی کا ارادہ ھی؟ جو سنی گا وہ کیا کہی گا کہ میر سجاد حسین کی بوتی تحریریں لکھتی ھی! سجاعت مرحوم کو خدا بخشی جانی کیا سوجھا کہ لکھنا سکھا یا — خیر اوس کو بھی صبر کیا — تجھی لکھتی لکھتی بھائی کو خط جانی لگی — اس کو بھی کسی طرح سہہ لیا — مگر یہ تو مجھہ سی نہیں دیکھا جانی گا کہ دوسری کسی تک بات پہونچی خبردار! اب کوئی خط نہ صغریٰ کی سسرال گیا تو مجھہ سی برا کوئی نہیں ھی — ادھر دیکھو! تم سی کہتی ہوں! —

سعیدہ

(میز جھاڑتا موقوف کرکی نی تعلقی کی نظر سی رقیہ کی طرف دیکھتی ھی)

رقیہ خاتون

میں دم بھر کی لئی تمہارا مزاج پوچھنی آئی تھی، یہاں آکر

باتوں میں لگ گئی ہاں ــــ مجھی یہ بھی کہنا تھا کہ محسن کا خط آتا ہی، وہ صغرا کو لینے آرہا ہی اور دوپہر کی گاڑی سی اوتریگا اگر تمہاری طبیعت ٹھیک ہو تو دوپہر اور شام کی کھانی کی لئی ٹھیک ٹھاک کر لو ــــ لیکن جو جی نڈھال ہو تو خبردار خبردار کسی کام میں ہاتھہ نہ لگانا! صغرا کو سمجھا دو، وہ سب کر لی گی

سعیدہ

جی نہیں ــــ میری طبیعت اب بالکل صاف ہی

رفیعہ خاتون

اچھا میں اب جاتی ہوں ــ مجھی صغری کی لڑکی کی کرتوں میں لچکا ٹانکنا ہی (چلی جاتی ہیں)

سعیدہ

(اپنی کتابیں ترتیب سی رکھتی ہی، اس سی فارغ ہو کر میز کی خانہ سی ایک تصویر نکال کر دیکھنی لگتی ہی صغریٰ کمرہ میں داخل ہوتی ہی، اور سعیدہ کی ہاتھہ میں تصویر دیکھہ کر چپکی چپکی قدم رکھتی ہوئی اوس کی پاس پہونچ کر پیچھی سی جھانکنی لگتی ہی سعیدہ ایسی محو ہی کہ اوسی مطلق صغریٰ کی آنی کی خبر نہیں)

صغرا

کتنا پیارا چہرہ ہے!

سعیدہ

(چونک کر) اچھی ہے۔ آپ بھی ذرا دیتی ہیں بعض وقت

صغرا بہن!

صغرا

سچ کہو کیسی خوبصورت تصویر ہے! نکلی یہ محمد علی کی تصویر؟

سعیدہ

ہاں، یہ تصویر بھائی جان یہاں بھول گئے تھے اس وقت

میز صاف کرنے میں سامنے آ گئی تو میں نکال کے دیکھنے لگی

صغرا

(تصویر ہاتھ میں لے کر) بہت دن کے بعد یہ صورت دیکھی

ہے چچا جان کی زندگی میں ساتھ کھیلا کرتے تھے، مگر تب

بچپن کا چہرہ تھا۔ اب اور ہی بات ہے (سعیدہ سے) بھئی

دولہا خوب ڈھونڈھ کے نکالا ہے! بڑی خوش قسمت ہو!

سعیدہ

کیسی باتیں کرتی ہیں آپ۔ کس کا دولہا، کہاں کی دلہن؟

صغرا

چلو بس باتیں نہ بناؤ! مجھے سب معلوم ہے — روزانہ خط لکھے جاتے ہیں، مجھے آیا جایا کرتے ہیں

سعیدہ

آپ خواب دیکھا کرتی ہیں، اور صبح اونٹھ کے بھولی سی سمجھ لیتی ہیں کہ جاگتی میں دیکھا تھا

صغرا

یہ تصویر بھی تو خواب میں دیکھ رہی ہوں نہ؟ آخر تم انکار کیوں کرتي ہو؟ —

سعیدہ

جب کوئی بات بھی ہو — آپ کو تو ہر وقت ہنسی سوجھتي ہے

صغرا

ہنسی ہی گھر بسی ہیں — بھئی میں تو دل سي تمہاری خیر خواہ ہوں، اور دعا کرتی ہوں کہ محمد علی سے شادی ہو — وہ حکیمی میں کا دھیر خواد مجھے ایک آنکھ نہیں بھاتا

سعیدہ

بس ہو چکا — اب کوئی اور ذکر چھیڑئے

صغرا

کیا سارا جہیز ہے!

سعیدہ

(چونک کر) ابی ہی ــ آپ بھی ذرا دیکھ ہاں دیکھ رہی صغرا بی ــ!

صغرا

سچ کہو کیسی چوری پکڑی ہی! نکلی نہ محمد علی کی تصویر؟

سعیدہ

ہاں، یہ تصویر بھائی جان یہاں بھول گئے تھے اس وقت میز صاف کرتی میں سامنے آ گئی تو میں نکال کر دیکھنے لگی

صغرا

(تصویر ہاتھ میں لے کر) بہت دن کے بعد یہ صورت دیکھی ہی چچا جان کی زندگی میں ساتھ کھیلا کرتی تھی، مگر تب بچپن کا چہرہ تھا ــ اب اور ہی بات ہی (سعیدہ سی) بھئی دولہا خوب ڈھونڈھ کی نکالا ہے! بڑی خوش قسمت ہو!

سعیدہ

کیسی باتیں کرتی ہیں آپ ــ کس کا دولہا، کہاں کی دولہن،

صغرا

چلو بس باتیں نہ بناؤ! مجھے سب معلوم ہے — روزانہ خط لکھے جاتے ہیں، تحفے آیا جایا کرتے ہیں

سعیدہ

آپ خواب دیکھا کرتی ہیں، اور صبح اوٹھہ کے بھولے سے سمجھہ لیتی ہیں کہ جاگتے میں دیکھا تھا

صغرا

یہ تصویر بھی تو خواب میں دیکھہ رہی ہوں نہ؟ آخر تم انکار کیوں کرتی ہو؟ —

سعیدہ

جب کوئی بات بھی ہو — آپ کو تو ہر وقت ہنسی سوجھی ہے

صغرا

ہنسی ہی گھر بسی ہیں — بہئی میں تو دل سے تمہاری خیر خواہ ہوں، اور دعا کرتی ہوں کہ محمد علی سے شادی ہو — وہ حکیم مٹی کا دھیر خواہ مجھے ایک آنکھہ نہیں بہاتا

سعیدہ

بس ہو چکا — اب کوئی اور ذکر چھیڑئے

صعرا

احھا ںمھارا مراح کںسا ھی؟

سعںدہ

الحمد للہ — اچھی ھوں

صبعرا

کںا اماں حاں ىہاں آئی ںھں ؟

سعںدہ

ھاں، ابھی ابھی ںسر ںف لی گئی ھں

صعرا

ںئی حںر ںو ںساگئی ھوںگی؟

سعںدہ

ھاں، کہي ںھں دولھا بھائی آ رھی ھں — مبارک ھو!

صعرا

ںس رھی ںھی دو مبارکباد — ىہ ںھی معلوم ھی کاھی کی لئی آ رھی ھں؟

سعںدہ

آپ کو لںی — اسی لئی ںو ٮں ںی مبارکباد دی ںھی

صغرا

یا الله! یه بهی کوئي خوسی کی بات هی که آدمي اپنا گهر چهور کی رائی گهر جائی؟

سعیده

رانا گهر کیوں — آپ کا نہیں هی؟

صغرا

ای هاں، کیوں نہیں — ایسی هی تو میری تقدیر هی که راج کرونگی — بهلا خوس دامن صاحبه کو خدا سلامت رکهی، اونکی هوتی هوئی میری کیوں هستی هی؟

سعیده

یه میری سمجهه میں نہیں آتا — دولها بهائی اپنی والد کی انتقال کی بعد افسر خاندان هیں، آپ اونکی بیوی هیں — آپ کی کوئی هستی نہیں؟

صغرا

بڑی افسر خاندان هیں! ماں کی پلکوں کی اشاری پر چلتی هیں وه جو کهه دیں، محال نہیں اوس میں بال برابر فرق آجائی — جو کچهه کماتی هیں لاکر بي اماں کی هاتهه میں رکهه دیتی هیں، وهی اندر باهر سب کا انتظام کرتی هیں میری

وہ حسںں هی حو لوںںڈی کی هوا کرتی هی نکانا، رںںدهںا،
سںںا روںا، ںه سں مںری مںعلو هی، ںه سں هی اور ںه ںںدی
مںںهه سی اف ںهں کرتی مگر حو حاهو که دسںموں کر حںں
آحائی ںو ںه ناممکں هی، دںںا ںهر کی الرام مںری سر ںهوںی حاتی
هںں، لڑکی کا دل ماں سی مںں ںهرانی هوں' ساس کا ادب مںں
ںهںں کرتی' ںںدرںاں مںں هوں، عرص کوںی رائی اںسی
ںهںں حو مںحهه مںں ںه هو — اور سں ورںسی هںں

سعںںده

ںهر آپ هی دںکهںئی — مںں حو کںهتی هوں که مںںسر که
حاںداں فساد کی ںںاد هی ںو آں حںما هوںی هںں

صغرا

ںم ںو دںںا سی رالی ںاںں کرتی هو ا ںه مںری ںقدںر هی که
اںسی ماں کی علام سی ںالا ںڑا هی' ںهںں ںو اںسی الله کی
ںںدںاں ںهی هںں حں کی ماںں اوں کی ںس مںں هںں — وه گهر
ںهر مںں راح کرتی هںں اور ساس کو ںاگوں چںی چںوا دںںی هںں

سعںںده

وه ںو اںک هی ںاں هی — کںهںں ساس ںهو کو سںاتی هی
کںهںں ںهو ساس کو امں کںسی گهر مںں ںهںں هی

صغرا

تمهاری لئی ایک بات هی، کوئی بری دل سی تو جهن —
اب رها امر نه هونا، تو یه دنیا کا قاعده هی، اس کی لئی
کوئی کیا کری جب تمهاری شادی هو تو میاں کو لی کر اپنا
گهر بسا الگ بسانا (منظور داخل هوتا هی) منظور بهائي
بسدگی!

سعیده

آداب عرض هی، بهائی جان!

منظور

کیوں سعیده طبیعت کیسی هی؟

سعیده

الحمد لله، بالکل اچهی هوں — حرارت رات هی کو جاتي رهی

منظور

آج صاحب بهادر آ رهی هیں — معلوم هوتا هی ابهی یہاں
استقبالی کمیٹی کا اجلاس هو رها تها

صغرا

میں نه کسی کا استقبال کرتی هوں نه کسی کی کمیٹی —

یہ آپ کیسی ہیں صاحبہ مسٹر مسٹر مسٹر کہ خاندان کی
بحث کر رہی ہیں

سعیدہ

بھائی جان — صغرا بیگم اپنی ساس کی شکایت کر رہی
تھیں کہ گھر بھر پر حکومت کرتی ہیں' انہیں معطل کر رکھا ہے'
اور ان سے ہمسایہ لڑتی رہتی ہیں میں نے کہا کہ یہ مسٹر کہ
خاندان کی خرابی ہے تو خفا ہوتی ہیں اور کہتی ہیں کہ دنیا
کا قاعدہ ہے کہ سب مل جل کر رہیں

صغرا

آپ ہی کہئے میں کچھ جھوٹ کہتی ہوں، دنیا جہان میں
کون شادی کے بعد الگ گھر کر کے بیٹھتا ہے

منظور

پھر تم چاہتی کیا ہو آخر؟

صغرا

میں چاہتی ہوں کہ جسطرح جوسدامن صاحبہ مجھ بیگناہ
پر ستم توڑتی ہیں خدا وہ دن لائے کہ میں بھی بتا دوں بہو
کیسی ہوتی ہے

مطور

تم نی کبھی اس پر بھی غور کیا ھی کہ ساس بہو میں مخالفت کیوں ہوتي ھی؟

صغرا

میں دیوانی تو ہوں نہیں کہ غور کیا کروں، — سب خدا کی حکم سی ہوتا ھی

مطور

اسی وجہ سی تو اور بھی غور کرنا چاھئی کہ سب خدا کی حکم سی ہوتا ھی اور جو کوئي نہ کری اوسی بقول شیخ جي کی نہ خدا کی پروا ھی نہ اوسکی حکم کی اور نہ اوس کی جو ہوتا ھی

صغرا

اچھا آپ ھی کوئی سبب بتائیی، آپ تو غور کرتی ہوں گی

مطور

ساس بہو میں میل ساس کی بیٹی اور بہو کی شوھر کی سبب سی نہیں ہوتا ۔ ایک طرف تو ماں، جو اپنی بیٹی کو بچپن سی نہ ھزار ناز و نعمت پالی ھی اور اوسی اپنی زندگی کا سہارا جانتي ھی، سمجھتي ھی کہ ایک غیر عورت نی آکر اوس کی

ہو ر نطر کو اوس سی چھن لیا ۔ دوسری طرف سوی حو ابی عر ر
اقارب ، گھربار کو چھوڑ کر اور ایک سحص کا دامن بھام کر
اوسی ابی زندگی کا سرنک ساتی ہی کسی طرح ىہہ گوارا ىہں
کر سکي که اوسکا چہیتا کسی اور کو، حواہ وہ ماں ھی کیوں
نہ ہو، اوس سی زیادہ عر ر رکھی، بلکه اوسی اس سی بھی
ادىب ہوتي ھی که کوئی دوسرا اوسکی چہتی کو حود اوس سی
زیادہ چاھی انسانیت کی نسو و نما کی ابتدائی حالت میں ىہہ
تعلقات عداوت کا پہلو احتیار کرتی ہیں لیکن حب نوع انسانی
علم و تمدن کی شاہراہ میں آ گی قدم بڑھاتی ھی اور محبت کا
مفہوم پاکیزہ ر اور لطیف ر ہو جاتا ھی تو انسان اوس سی حسی
اوسکا محبوب چاھی یا حو اوس کی محبوب کو چاھی بجای عداوت
کی محبت کرتا ھی، اب ظاہر ھی که ھند وستان قوموں کی ارتقا
کی ابتدائی زینہ ر ھی اور بالخصوص یہاں کی عورتیں تو
حیوانوں سی ذرا ھی بہتر ھیں، اوسپر طرہ ىہہ ھی که مشتر که
خاندان کی بدولت ساس بہو ھمیشه ایک دوسری کی سر پر سوار
رھی ھیں اس میں لڑائی کی قدرتی ھیجان کو پوری طرح اظہار
کا موقعه ملتا ھی اور ھر گھر میدان جنگ بن جاتا ھی

صغرا

یا اللہ! بہن تو بھی ہیں بھائی اور بہی فیلسوف نکلی، ان بھریروں کا بھلا میں کیا جواب دے سکتی ہوں

منظور

اچھا اپنے شوہر جنگ بہادر کو آجانے دو، دونوں مل کر مجھ سے بحث کرنا

صغرا

جی ہاں۔ وہ ضرور اپنی ماں کے مقابلے میں میرا ساتھ دینگے! یہ ہوتا تو پھر سارا رونا ہی کاہے کا تھا

منظور

ماں کے مقابلے کا کیا ذکر ہے، میں تو مسئلہ خاندان کے مسئلہ پر علم معاشرت کے نقطۂ نظر سے بحث کرنے کو کہتا ہوں

صغرا

بھلا نقطۂ نظر سے بحث کرکے مجھے کیا مل جائیگا؟ آپ سے کوئی ایسا دکھ درد بیان کرے تو آپ بجائے تسلی دینے کے اور اوپر سے نقطۂ نظر لے بیٹھتے ہیں

سعیدہ

(ہنس کر) بھائی جان کے اور آپ کے بہن ہے گی۔ آپ کو

اپني فکر هی اور اوبهں ساری حهاں کی، آپ اپي ساس کا فیصله کرںا چاهي هں اور بهائی حاں دںیا بهر کی ساسوں کا قصه پٹاںا چاهی هں

مںظور

(مسکرائی هوئی) بهئی صغرا بهه ىمهاری رىردسي هی که ىم سمحهتي هو محهی ىم سی همدردی بهں، مگر بات بهه هی که حں مسکلاں مں ىم مبىلا هو اوبهں مں ىمهاری هراروں بهںں گرفىار هں اس لئی مں اں ىر حصوصی بهں ىلکه عمومي ىقطهٔ عام حىىىب سی عور کرںا هوں، ىمهاری ساس کچهه دںیا سی ىرالی

صغرا

بس مںظور بهائي بهی ىو کہي هوں که آپ بهں حاىی محهی کس ىلا سی سابقه ىڑا هی، آپ کبهی حوس ىدامں صاحبه کو دیکهں ىو معلوم هو که دںیا سی ىرالی هں یا بهں وه ڈراؤني شکل که حدا کی پباه، هبی کا سا ڈیل ڈول، بحو کی سی آںکهں، مونی مونی هونٹهه، بالىسب بهر کي ناک، بهر ربان کا بهه حال که میرا دل حاںتا هی، حعل فریب دور دور مں

مںظور

بس بس رهی دو صغرا، اب ىم گالیوں اور کوسی ىر اوىر

آؤ گی۔ معلوم ہو گیا کہ تمھاری اور تمھاری ساس کی مخالفت اسہا
کو سوجھ چکی ہی محسن کو آنی دو میں اون سی اس مسئلہ
پر گفتگو کروں گا (خادمہ داخل ہوتی ہی)

خادمہ

سرکار بی بی کہتی ہیں کھانا نکالنا شروع کیجئے، دیر ہو رہی ہی

صغرا

(اوٹھتی ہوئی منظور سی) ہاں ہاں وہ آپ کی بات کو
ضرور مانیں گی، میری منظور بھائی خوب اچھی طرح کہئی گا۔
مگر ضرور۔ بھول نہ جائیے گا

منظور

میں بھولوں گا کیا

صغرا

(اوٹھ کر) آؤ سعیدہ چلیں، بہت کام کرنا ہی

سعیدہ

آپ چلئی میں ایک منٹ میں آتی ہوں

صغرا

دیکھو دیر نہ کرنا (چلی جاتی ہی)

مطور

آح ىو ىمهارا سىق رها، كل حمعه هى، ىرسوں صىح كو ىڑهىا

سعىده

كوں ىهائي حاں آحر سه ىهر كو ورصب ىه هوگى؛

مطور

ىهں آح كا دں ىو سارا محسں كي ىدر هوگا

سعىده

ىهب اچها، مگر سىىحر كو صرور، هاں ىىهه ىو ىىائى آپ ىى حو ىمسوں كى كىاب مىگاىى كا وعده كىا ىها ـ

مطور

هاں مىں ىى محسں كو لكهه دىا ىها وه عالىاً لائىں گى

سعىده

حدا كرى ىهول ىه حائىں

مطور

اچها اب ىم حا كر كام كرو، صعرا اىىطار كرىى هوگى

سعىده

(اوىهه كر) آداب عرص هى

منطور

حاي رهو

(رده گر حانا هی)

دوسرا ایکٹ

(ایک اونچی کرسی کا دالان ہی، تختوں کی چوکی پر سفید چاندنی بچھی ہی اور صدر میں قالین اور گاو تکیہ ہی مرزا الطاف حسین تکیہ لگائی بیٹھی ہیں ایک چھوٹی سی سائی پر حقہ رکھا ہی، تخت کی ایک سری پر احمد حسین، ایک تکیہ دار مونڈھی پر شیخ کرامت علی اور دو کرسیوں پر محمد محسن اور منظور بیٹھی ہیں)

احمد حسین

دولھا میاں، سنا ہی کہ کلکٹر صاحب کی بدلی ہونی والی ہی

محسن

یہ خبر یہاں تک تو صحیح ہی کہ احکام صادر ہو گئی تھی بلکہ گزٹ بھی ہو گیا تھا لیکن اس کی بعد کی کارروائی لوگوں کو معلوم نہیں وہ حکم منسوخ ہو گیا اور صاحب بدستور یہاں رہیں گی

احمد حسین

آخر یہ کیسی؟ سنا کرتی تھی کہ گورمنٹی احکام نادری ہوتی ہیں اور کسی کی ٹالی نہیں ٹلتی

محسن

معلوم نہیں۔ « رموز مملکت خویش خسرواں دانند »

احمد حسین

نہیں دولھا میاں آپ کو ضرور معلوم ھی مگر آپ بتانا نہیں چاھی

محسن

نہیں صاحب میں کیا جانوں

احمد حسین

بس اب یہہ بات رھی دیجئی۔ آپ کو صاحب اور مم صاحب دریوں جیسا مانی ھیں وہ کس سی چھپا ھی۔ بھلا کوئی بات ھی که اونھوں نی آپ سی نہ کہا ھو ؟

محسن

(مسکرا کر) آپ سی کس نی کہا که صاحب مجھی مانی ھیں؟ خیر اب آپ پوچھتا ھي چاھی ھیں تو سنئی، دو ھفته ھوئی مم صاحب نی مجھی بلایا اور کہا که باطر ھم بڑا پریشان ھی

صاحب کا بدلی ہونی کا حکم ہو گا ہی اور ہم جانا نہیں چاہتا ــ
ہم کو یہاں کا آب ہوا بہت پسند ہی اور دوسری اس ضلعی کا
زمیندار لوگ برا اشراف ہی

احمد حسین

سچ کہتی یہہ کہتی نہیں مم صاحب؟

محسن

اور نہیں کیا میں اپنی طرف سی کہہ رہا ہوں؟ خبر تو مم
صاحب کہنی لگیں ناظر آپ کوئی ترکیب بتائیں کہ صاحب یہاں
رہ جائیں ، میں نی کہا حضور یہہ کیسی بڑی بات ہی آپ کی
اقبال سی آج ہی حکم تبادلہ منسوخ ہو جائیگا بس حضرت
وہاں سی آتی ہی میں شہر کی وکلا اور دوسری معززین اور
تاجر لوگوں سی ملا اور دو تار ایک ہندوؤں اور ایک
مسلمانوں کی طرف سی لاٹ صاحب کو دلوا دئیے کہ محرم میں
بلوی کی تیاریاں ہو رہی ہیں اگر یہہ کلکٹر صاحب یہاں نہ
ہوئی تو خونریزی کا اندیشہ ہی شام تک کو تار گیا لفٹنٹی سی
ارجنٹ تار پہونچا کہ تا حکم ثانی تبادلہ موقوف یہہ ہی سارا
قصہ ، مگر اسی اپنی ہی تک رہنی دیجئیگا، اب تک سوای چند
لوگوں کی کسي کو خبر نہیں ہی صاحب خود یہہ سمجھی

ھیں کہ واقعي فساد کا اندیشہ ھی۔ لوگوں سی دھڑا دھڑ مچلکی لی رھی ھیں ۔

احمد حسان

کیوں نہ ھو دولھا میاں آخر آپ کس باپ کی بیٹی ھیں ، آپ کی والد نی اپني تحصیلداری کی زمانہ میں ایک حبشٹ کو بدلوا دیا تھا، آپ نی کلکٹر کو روک لیا

سیٹھ جی

واہ ناظر صاحب واہ ! رام موریي کو سیا کرتی تھی کہ موٹر روک لیا ھی آپ نی کلکٹر کو روک کی دکھا دیا ۔

میر صاحب

مگر سنو تو ہم نی خلاف واقعہ تار دلوایا تو گویا سرکار کو دھوکہ دیا

محسن

جي یہاں دھوکی کی کیا بات ھی محرم میں ھندو مسلمان کی نزاع تو طی شدہ امر ھی اور یہ بھی یقیني ھی کہ ھماری صاحب جس طرح ان معاملات کو با حسن وجوہ سلجھا سکی ھیں اور کسی سی نہ بن پڑی گا

سسح حي

اری بہہ کنا۔ اگر بہہ سب سح بھا بو آپ کی تعریف ھی کیا هوئي احمد حسن اسی حکمت بھوڑی کہیں گی

احمد حسین

بس آپ کی بردیک بو میں دیبا بھر کا جھوٹا هوں اور جھوٹوں کا فدر داں

شیخ جی

بہیں بوبہ کرو اگر ہم جھوٹی هوبی بو هماری میر صاحب بھی ایسا سکریٹری امور دیبا کیوں ساتی اور معدمی والی بھی گواهي میں کیوں لکھایا کربی ، (محسن سی) ہاں صاحب بو آپ بی فقط سخا بار دی کی کلکٹر صاحب کو روکا۔ میر روک بو لیا ۔

مسطور

میاں محسن ہم بی ضرور بار دلوایا هوگا لیکن مسٹر فریرر کا بادله منسوخ هوبی کا اصل سبب بہہ ھی کہ اوں کی جگہ پر جو شخص آرها بھا وہ دفعہ بیمار هوگیا اور چھٹی لیکر انگلستان جانی والا ھی

محسن

ہم سی بہہ کس ے کہا؟

منظور

محمد علی ے۔ اون سی حود مسٹر ور ررسی باتیں ہوئی تھیں

محسن

بس معلوم ہوگئی حقیقت۔ ایسا ہی تو محمد علی کا کلکٹر
صاحب سی یارانہ ہی

منظور

یارانہ کاھی کو ہو ے لگا، اون دونوں میں تو ہمیشہ سی ان
بن ہی محمد علی ے حب سی کاسکاروں کی انجمن قائم کی ہی
ساری حکام اونکی حانی دشمن ہیں ور ررر کا منساء اونکو یہہ
حبر سنانی سی یہہ تھا کہ ہم میری حانی سی بہت حوش تھی اب
بس لو کہ میں ٹلی والا نہیں

محسن

کسی بچس کي باتیں کرتی ہو ا حاکم ضلع دشمن ہوتا اور
محمد علی ضلع میں رھی بھی پاتی۔ سب انجمن و نجمن رکھی رھي
اور صاحب زادی کو وریا سدھا سمٹنا پڑتا

مدطور

کیوں؟ حاکم ضلع کو احتیار ھی کہ حسی چاھی ضلع سی نکال دی ۔

محسن

یوں احتیار بہت ھی تو کیا ھوا۔ وہ سو بہانی سی باغیوں کو کچل سکتا ھی

شیخ جی

مثلاً نمبر عبد کا مچلکہ لیکی

مدطور

(غصہ کی لہجی میں محسن سی) تمہاری بردنگ تو کلکٹر۔
(محمد جواد کی داخل ھو نی سی سب لوگ اودھر متوجہ ھو جاتی ھیں اور سلسلۂ کلام منقطع ھو جاتا ھی)

احمد حسین

آئی آئی ھیڈ مدرس صاحب، کب سی آپ کا انتظار ھی

محمد جواد

(بہاب جھک کر سب کو سلام کرتی ھیں) تسلیمات عرض ھی۔ ناظر جی کی خدمت میں آداب (شیخ جی سی) بندگی۔
(احمد حسین سی) مجرا، (مدطور سی) کورنش ۔

(سب لوگ سلام کا جواب دیتے ہیں)

میر صاحب

جیتے رہو، کہو آج تمہاری مکتب میں تعطیل ہے نہ۔

محمد جواد

اجی تعطیل کیسی قبلہ و کعبہ۔ ملازمان سرکاری اور خصوصاً عمال سر رشتہ تعلیمات مغربی و شمالی کو تعطیل کہاں نصیب۔ ڈپٹی صاحب بہ غرض معائنہ تشریف لائے تھے صبح سے مصروف درڑ دھوپ تھا، طالب علموں کو جمع کیا، مدرسہ کے سامنے کی گھاس چھلوائی، درختوں کے اندر زمین کو لسوایا، دفعہ چار میں چوہوں کی بل تھی او بھی بند کرایا، بہت سے بچے گاؤں والے مانگ لے گئے تھے اون سے واپس منگائیں غرض بے انتہا عرق ریزی کے بعد اب مدرسہ اس قابل ہوا ہے کہ خوشنودی حکام بالا دست کی حاصل کرے "او خردان خطا و از بزرگاں عطا"

شیخ جی

بلکہ حکم مرگ مفاجات

(میر صاحب مسکرانے لگتے ہیں اور محسن اور منظور بہ مشکل ہنسی کو روکتے ہیں)

احمد حسن

سنا ھی ڈپٹی صاحب بہت سخت آدمی ھیں

محمد جواد

دیکھئی کسی نکلی ھیں باچہر کا بیاں سی پہلا سابقہ ھی سب مدرسوں کو تاکید کردی ھی کہ ایک سبق سب شاگردوں کو اچھی طرح نوک بر زبان کرا دیں، اب تک تو ڈپٹی صاحبان کا یہہ قاعدہ رہا ھی کہ ھیڈ مدرس کو حکم دیتی ھیں کہ سوال کری اور ھم لوگ اوسی سبق میں سی پوچھی ھیں جو لڑکوں کی ذھن نشین پہلی سی ھوتا ھی

شیخ جی

کہیں پارسال کا واقعہ نہ ھو۔ جب انسپکٹر صاحب معائنہ کو آئی تھی آپ نی لڑکی سی کہا کہ برٹش حکومت کی برکات بیان کرو، وہ لگا قحط کی اسباب بتانی

محمد جواد

نہیں وہ تو حسن اتفاقیہ بات تھی۔وہ لڑکا کئی دن غیر حاضر رہا تھا اوسی معلوم نہیں تھا کہ کون سا سبق یاد کرایا گیا ھی کسی دوسری ھم سبق سی پوچھا اوس نی ایاب شیاب بتا دیا، جب میں نی پوچھا تو جو اوسی یاد تھا سنانی لگا مگر اوس دن بھي

حیرت ہوگئی اسکٹر صاحب رائی بہادر صاحب سی باس
کر رہی تھی او نہوں نی سنا نہیں ورنہ خدا جانی کیا ہوتا

شیخ جی

ہوتا کیا لڑکی سی، اوس کی ماں باپ سی اور آپ سی مچلکہ
لی لیتی

محمد جواد

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را میں نی صاحب کی
جانی کی بعد دو رکعت نماز شکرانی کی پڑھي

شیخ جي

اور سچ کہیئی اون کی آنی سی پہلی نماز خوف پڑھی تھي
کہ نہیں

محمد جواد

یہہ تو نہیں مگر جوس کنر مر صاحب سی لکھوالی گیا
تھا وہ بارو بر بندھا تھا

شیخ جی

تو اب کی مرتبہ ڈپٹی صاحب کی لئی جوس صغر لکھوالی
جائیں

میر صاحب

سبح جی آپ دسوی باتوں میں چاهی حسا مداق کبحئی امورددیں کا مصحکه آپ کی بزرگی کی ساباں بہیں هی

شیخ جی

میں هنذ مدرس صاحب سي اوں کی مداق کی باتیں کررها بها، آپ کیوں دحل دیبی هیں آپ اعتراض کریں گی بو مجهی معقول حواب دیبا پڑی‌گا اور اوس سي میں حتی الامکاں پرهیر کر با هوں

میر صاحب

آپ کو اس کا بو حیال کربا چاهئی که حب آپ ایسي باتیں کریں گی بو اں بوحوانوں پر کیا اثر پڑی گا

شیخ جی

ابهیں بو حوانوں کي فکر ہو میری لئی کا هیں حاں هو رهي هی، یہه عرب بحس سی معربي عملیّت کی سائي میں پلی هیں اور عیقدت و معرفت کی روشنی کو حو فات کی با سیدا کیار صحرا میں بہت دور چمکي هی علم کی ردبیک سے عینک سی دیکهیا چاهی هیں اور حب کچهه نظر بہیں آتا بو کہی هیں یہاں تاریکی کی سوا کچهه بہیں، مگر قانون فطرت کی حلاف

با وجودیکه یہ روسي بہت دور ھی اس کي حرارت قلب کی ھر حصّی میں محسوس ھو رہی ھی اوراسی نی اھل مغرب کو حیرت میں ڈال رکھا ھی کہ اگر روسي یہیں ھی تو یہ حرارت کیسي ؟ رھی ھماری نو جوان تو انکا علم اورشک دونوں مانگی کي ھیں اس لئی انہیں یہ حیرت بھی نصیب نہیں

یہ تو ھی انکی حالت اور اوس پر طرہ یہ ھی کہ کتابي مذھب کو جس سی ان کم نگاھوں کو نظر ملی کی امیّد ھو سکی تھی آپ لوگوں نی چھو منتر بنا رکھا ھی، مذھب کي حقیقت قراردی ھی عبادت ظاھري اور عبادت کا مقصد زندگی کی ادنی مقاصد کا حصول پھر اگر یہ لوگ اوس سی دور رھیں تو کون سي تعجب کی بات ھی

میر صاحب

مگر شیخ جي جوشین کی فضیلت میں روایات صحیحہ موجود ھیں

شیخ جي

بس رھی دیکھئی اپني روایات صحیحہ

احمد حسین

(اوٹھہ کر) حضرت مجھہ سی تو یہ کفر نہیں سناجاتا، میں تو رخصت ھوتا ھوں

محمد جواد

سیح جي آپ کا ساررگ اوراسي یا ںں کری، بڑی بعجب کی جگہہ ہی میں آپ سی حرد سال ہوں لیکن اگر حکم ہو ںو منطق فلسفہ سی خدا کا وجود ثابت کردوں، دفعہ سات کی سائنس ریڈر بک میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہی سیح سعدي کہی ہیں اسوقت یاد نہیں آیا

شیح جي

الا یا ایہا الساقی ادر کا ساً وناولہا

محمد جواد

نہیں وہ اور سعر ہی، چوں سی سروع ہو تاھي

شیح جي

نہئی میں ںو چوں وچرا سی خدا کی وجود کو نہیں ثابت کر سکتا البتہ اگر ضرورت پڑ جائی ںو خدا کی وجود سی چوں وچرا کو ثابت کردونگا

(نوکر داخل ہوتا ہی)

حضور اندر سی کہلا بھیجا ہی کہ کھانا تیار ھي

میر صاحب

اچھا کہہ دو آتی ہیں (اونھہ کھڑی ہوتی ہیں اور اون کی ساتھہ منظور، محسن، احمد حسین اور جواد بھی)

میر صاحب

میاں محمد جواد تم بھی یہیں شیخ جی کی ساتھہ کھانا کھاؤ، شام کو جانا

محمد جواد

یہیں قبلہ و کعبہ مجھی جانی دیجئی، بہت کام کرنا ہی

شیخ جی

ابھی ٹھہری بھی آپ کی ساتھہ کھانا کھانی میں لطف آئی گا آپ کی ماتحت مدرسی میں لیت نوٹ کر لیں گی

احمد حسین

یہیں جواد میاں یہیں ٹھہرنا پڑیگا، میں کھانا بھیجتا ہوں

دوسرا سین

(میر صاحب کی گھر کی زنانی حصی میں، ایک دالان ھی جس میں بچھونوں کا چوکہ بچھا ھی اس پر اوسی طرح کا فرش ھی جیسا مردانی میں میر صاحب کی (نشست گاہ) میں تھا دالان کی ایک حصی میں دیوار سی لگی ھوئی ایک گھرونچی ھی جس پر گھڑی اور ایک سائی پر چند کٹوری رکھی ھیں، فالین پر محسن اور منظور تکیہ سی لگی بیٹھی ھیں اور احمد حسین فالین کا ایک کونہ دبائی چوکی کی پاس ایک نواڑ کا پلنگ ھی جس کی سرھانی بچھونا لپٹا ھوا رکھا ھی، اوس سی تکیہ لگائی رقیہ خانوں بیٹھی چھالیہ کتر رھی ھیں، بائیں کی جانب صغرا بیٹھی پان بنا رھی ھی)

محسن

اماں جان، سعیدہ کھانا کھا کی کہاں غائب ھو گئی؟

رقیہ

اوسکا جی اچھا نہیں تھا، میں نی کہا جا کر ذرا آرام کری، مجھی اس لڑکی کی طرف سی بڑا اندیشہ ھی، سدا کی روگی ھو گئی ھی اور دن بدن گھلی جاتی ھی اوسپر گھبی ایسی ھی کہ دن بھر میں ایک گیت بات کرتی ھی اورا پنا حال کسی کو نہیں بتاتی

صغرا

میں تو تھوڑی دن سی یہ بات دیکھی ہوں، چچا میاں کی زندگی تک یہی سعیدہ بلبل کی طرح چہکتی تھی

محسن

آپ کو اوس کی غذا کی طرف خاص توجہ کرنا چاہئی، عورتیں عموماً مردوں کی کھلانی کی اہتمام میں ایسی لگی رہتی ہیں کہ اپنی کھانی کی اوتھیں مطلق پروا نہیں ہوتی، خراب اور ناکافی غذا نہ صرف جسم کو توڑتی ہی بلکہ مزاج کو بھی بدل دیتی ہی

احمد حسین

محسن میاں، یہ سچ ہی لیکن سب سی زیادہ ضروری یہ ہی کہ اوسکی شادی کردی جائی

محسن

مجھی بھی آپ سی اتفاق ہی

رقیہ

ہاں جواد کی ماں کا بھی اصرار ہی کہ جلدی کرنا چاہئی اب ہم لوگ سوچ سمجھہ کی تاریخ مقرر کرو۔

محسن

کیا جواد والی بات اب تک قائم ہی؟

رقیہ

ای اور یہی کیا۔ شریفوں میں کہیں سیدھی سیدھائی بات چھوٹتی ہی؟

محسن

ہاں بلا بات یہی چھوٹنا چاہئی لیکن جب معلوم ہو گیا کہ جواد کی ماں نی اون کی پہلی شادی پوشیدہ رکھی تھی اور جائداد کی معاملہ میں دروغ بافی کی تھی تو آپ پر اوس بات کی پابندی کب رہی

رقیہ

ماں تم سچی ہو، شادی بیاہ کی معاملی میں لوگ سچ نہیں بولا کرتی، یہ تو سو بار ہی۔ ہر شخص اپنی مال کی سچی جھوٹی تعریف کرتا ہی، یہ سچ ہی کہ جواد کا بیاہ ایک بار ہو چکا ہی لیکن جب بیوی مر گئی تو وہ قصہ ختم ہوا۔ رہی جائداد۔ تو چودہ ہزار سال جھوٹ سہی مگر دو ہزار کی قریب تو جواد کو اپنی نانی سی ضرور ملی گی، پھر یہ دیکھو کہ ایسا خاندان کہاں ملی گا اصل سادات جنکی باپ بڑھی میں غریب داب کا مثل نہیں۔

محسن

اماں جان، آپ سعیدہ کی چچی ہیں، آپ سے بڑھ کر اوس کا خیر خواہ کون ہو سکتا ہے، لیکن جب آپ میری رائے لیتی ہیں تو مجھہ پر فرض ہے کہ اپنا سچا خیال ظاہر کروں میں محمد جواد کو ہرگز سعیدہ کا شوہر ہونے کے قابل نہیں سمجھتا۔ اول تو عمر میں تفاوت زیادہ ہے، دوسرے جواد کی علمی قابلیت اور دماغی تربیت بہت کم ہے، بلکہ بیچارہ عقل بھی واجبی ہی واجبی رکھتا ہے۔ تیسرے کسی اچھے عہدے پر مامور نہیں ہیں مدرسوں کا گریڈ بہت کم ہے، ضلع کے دربار میں بھی نہیں جانے پاتے

صغرا

اور صورت شکل کے بھی صاحبزادے اچھے نہیں ہیں۔ سیاہی طباق سا چہرہ ہے اور چھوٹی چھوٹی آنکھیں

رقیہ

یہہ تو تم دونوں زبردستی کی باتیں کرتے ہو، میں نے کئی بار ڈیوڑھی سے جھانک کر جواد کو دیکھا ہے اللہ رکھے محسن کی لگ بھگ ہے اور اچھے خاصے آدمیوں کی سی صورت ہے

احمد حسین

اور یہ کیا کہا کہ قابلیت نہیں ہے، گیارہ مدرس اور ڈیڑھ سولڑکیوں ہی خواہ مخواہ اونکی بحث میں ہیں؟ رہا دربار تو قصائی لوگ کب دربار میں جایا کرتے ہیں۔ اور یوں خواد میاں کو پار سال مردم شماری کے کام کے صلے میں تحصیلدار صاحب نے اپنے ہاتھ سے سند دی تھی جس پر کلکٹر کے دستخط تھے

شمس

آپ دونوں متفق ہیں تو کچھ کہنا ہی فضول ہے، لیکن میری نظر میں تو کسی طرح یہ شخص نہیں جچتا، کیوں بھئی منظور تم کیوں چپ ہو؟ تم بھی تو اپنی رائے ظاہر کرو

منظور

مجھے رائے دینے کی کوئی ضرورت نہیں ۔ میں اس بحث ہی کو لغو سمجھتا ہوں

رضیہ

تم تو دنیا بھر کی باتوں کو لغو سمجھتے ہو۔ غضب خدا کا بہن کی شادی کی باتیں ہو رہی ہیں اور صاحبزادے اونہیں لغو بتاتے ہیں

مطور

سادي کي باس مهمل بهں مگر حس طر بعه سی آپ اس کا فیصله کرنا چاهي هں وه مهمل هي

رقیه

اور کوں سا انوکها طر یعه فیصله کرنی کا هی؟

مطور

وه یهه هی که حس کي سادي هی وه حود فیصله کری۔

رقیه

بس رهی دی لڑکی۔ مں بهت نی سرمي کي بادں بهں سننا چاهي۔ حاکر ابی اسکول مں بقر بر ںں کر، سر یفوں کی گهر مں ــ

محسن

ٹهرئی اماں حاں، آپ تو حفا هو حاتی هں درا مجهی کوسس کر نی دیجئی که میاں مطور کو سمجهاؤں (منطور کي طرف مخاطب هو کر) اس سی تو هر روسں حیال آدمي کو اتفاق هی که لڑکی لڑکی کی سادی اوں کی رضامندی سی کرنا چاهئی، اوں کی طبعیت کی حلاف اوبهں مجبور کرنا سحت ظلم هی۔ لیکں اوں کی لئی بر ڈهونڈهنا تو والدیں هی کا کام هی کیونکه سادي

سی پہلی نہ تو لڑکا لڑکی ایک دوسری کو دیکھہ سکتی ہیں اور نہ بلا واسطہ کوئی رابطہ قائم کر سکتی ہیں

مطور

یہہ کیا کم ظلم ہی کہ دولہا دلہن شادی سی پہلی ایک دوسری کو دیکھہ نہ سکیں

محسن

اچھا تو یہہ کہئی آپ بھی سچ مچ کی طرح پردی کی بھی مخالف معلوم ہوتی ہیں

مطور

بیشک ہر صحیح عقل کی آدمی کی لئی پردی کا مخالف ہونا ضروری ہی

رقیہ

(محسن سی) دولہا میاں اب مجھہ سی صبر نہیں ہو سکتا، تم دونوں باہر سدھارو، وہاں شوق سی بحث کرنا ہم کو اصل معاملہ نہیں معلوم۔ یہہ سب بحث مباحثہ ہی میاں محمد علی کي خاطر

مطور

اماں جان، سچ پوچھئی تو آپکو اصل معاملہ معلوم نہیں

کھی والا یہہ کہہ سکتا ھی کہ حواد سی سعیدہ کي سادي کی اصل محرک لالہ سدارام ھیں

رقیہ

کھی والی کا کلیجہ اور ہم کو کیا کہوں۔ بھائي مرحوم کا حال کر کی رہ جاتی ہوں (محسن سی) دولھا میاں تمھیں فرصت ھو تو سہ پہر کا ناشتہ بھی آج گھر میں کرنا، اوس وقت ہم سی باتیں کروں گي۔ ساری دنیا تکی جاتی، مجھی ذرہ برابر پروا نہیں ھی۔ میں نی جودل میں ٹھاني ھی وہ کر کی رھو نگي
(محسن اور منظور اوٹھہ کھڑی ھو تی ھیں)

محسن

آداب عرض ھی

رقیہ

جتی رھو

منظور

تسلیم عرض ھی چچی جان

(رقیہ منہہ پھیر لیتی ھی دونوں باھر چلی جاتی ھیں)

تیسرا سین

(میر صاحب کی نشستگاہ جس کا ذکر ہو چکا ہے شیخ کرامت علی اور محمد جواد اونہیں جگہوں پر بیٹھے ہیں جہاں ڈیڑھ گھنٹہ پہلے بیٹھے تھے حقہ کا دور چل رہا ہے)

جواد

کیا آپ سمجھتے ہیں کہ میں یہہ لونڈی پڑھانے کی نوکری خوشی سے کرتا ہوں؟ بھئی نواب صاحب کی زبردستی سمجھئے کہ اونہوں نے سعی سفارش کرکے مجھے اس بلامیں پھنسا دیا مجھے تو بچپن سے حدیث خوانی سکھائی گئی تھی ـ اس میں یہہ مصیبت ضرور تھی کہ عربی کی آیتیں یاد نہیں رہتی تھیں، مگر ایسی ویسی مجمع میں تو وہ فرفر پڑھتا تھا کہ صلواۃ کی نعرے سے آسمان ہل جاتا تھا " چسپیدہ دستا جاکدانی کہنۂ ویرانۂ "

شیخ جی

آپ کی وہ ابتدائی تعلیم ہرگز بیکار نہیں گئی، میں نے آپکو پڑھاتے سناتھا اندیس برس رینڈر کو بھی آپ خاص لب ولہجہ اور زیر و مد سے پڑھتے ہیں خصوصاً یوں عنّہ ہو اس جان فرسا الحان کے ساتھہ ادا کرتے ہیں کہ مجلس عزا کا سماں یاد آتا ہے

اوررفب بھی آپ کی درحی مں کافي هوئي هي اور بہساب حلوص سی

محمد حواد

سبح حي آپ بو معلوم هوباهي مداق کربی هں

شیح حي

هاں بہه مبری بڑی بری عادب ںرگئی هی بہاری اسی مبں آدمي کودیکھه کی حواه محواه مداق کربی کوحي حاهباهی، اوربوں بہي مں طراف کواچھا سمحھبا هوں بسرطبکه اوس کی اندر بھی کحھه هو

(مسطور اورمحسں داحل هوبی هں)

محسں

اصل مں اندر عوربوں کی سامبی بہه بحب چھبڑبی کا موقعه به بہا، اب بہاں اطمبںاں سی بیٹھه کر باتں هوسکبی هں

مطور

محص بیکارهی، آب لوگوں سي بحب کربی سی کوئی فائده بہں

شیح حی

کیوں حیر بوھی کا هی کی بحبا بحسي هی؟

محسن

مجھ‌سی اور مسطورسی ردی کی مسئلی پر بحث ہونی والی تھی
که اماں جان نی دونوں کو نکال دیا

شیخ جی

جبر ردی کی ترک سی آپ کو مردانی میں تو امن نصیب ہی
یہاں بیٹھه کر زباں آزمائی کیجئی

محسن

(مسطورسی) تم جانتی ہو کہ میں مذہبی آدمی نہیں ہوں
اور ردی کی حمایت بھی مذہب کی بنا پر نہیں بلکہ معاشرتی
اور اقتصادی وجوہ‌سی کرتا ہوں ایک طرف تو ہنگامۂ زندگی کی
جسمانی اور اخلاقی خطرات‌سی صنف نازک کو محفوظ رکھنی کی
لئی پردہ ضروری ہی دوسری جانب امور خانہ داری کا انتظام
دنیا جو عورت کی قدرتی صلاحیت کو پیش نظر رکھتی ہوئی تقسیم
محنت کی اصول پر اوس کی حصی میں آتا ہی یکسوئی کی ساتھه
اوسی وقت ممکن ہی که وہ گھر کی چار دیواری کواپنی دنیا سمجھی

محمد جواد

اس میں کیاشک ہی که « نه‌ہرزن زن است و نه ہر مرد مرد »

مطور

حی درست ھی، ھنگامۂ ھستی اساھی مدھم تو ھی کہ اوسکی صدا کو آنکی چار دیواری روک لیگی اور اوسکی جسمانی اور اخلاقی خطرات اسی ھی کمزور ہو ھیں کہ آنکی چلمن سی ٹکرا کی واپس جائینگی ای خواتین یہہ آندھی کسی کی روکی رکنی والی نہیں اور نہ ھی محال باہر سی آنی والی بگولوں کو آپ نی روک بھی لیا تو جو گھر کی اندر وھیں کی خاک سی اوٹھی ھیں اونکی لئی کیا کیجئی گا ؛ اگر آپ انصاف سی کام لیں تو تسلیم کرنا پڑیگا کہ زندگی کی مشکلات اور خطرات حرم سرا کی اندر بھی ہوتی ھیں البتہ ان سی مقابلہ کرنی کی قوت نہیں ہوتی رھی امور خانہ داری ـ تو یہہ کہنا اور بھی اندھیر ھی کہ زندگی میں نسبھہ کر یہہ امور بہتر طریقہ سی انجام دئی جاسکتی ھیں بیشک تدبیر منزل کا مرکز گھر ھی، لیکن یہہ مرکز خیالی جو دئی معنی ھی اگر اس کی گرد ایک دائرہ دسائ مناسب کاٹہ کھینچا جائی اور مرکز بس دات پوری دائری پر حاوی نہ ھو

محسن

یہی دلائل مس صاحب زندگی کی خلاف پیش کیا کرتی ھیں میں اون بہیں تو جواب نہیں دی سکتا لیکن ہم کو دیتا ھوں کہ

گھرکی مرکر کی گرد نڑاسا دائرہ دسا کی نورت کی عورنوں
ںی حو سحسد گناں نمدں مں سدا کردی هں وهی ںمهاری ںهاں
سدا هو حائں گی

محمد حواد

حی هاں اورچں کودںکھئی ــ وهاں عورںوں کی ںر دںادںا
کی حھونی کردںی هں

مطور

(محسں سی) ںمهاری دماع رںو ںورپ مسلط هی ںمهاری
رد ںک اصلاح کی لئی قدم اونهاںا صرف اوسي راسںه ر ممکں
هی حسں ر ںورپ چلںاهی مرا ںهه مںساء ںهں هی کہ هم
ںورپ کي مںال کو سامںی رکھه کر اوس سی فائدہ ںه اونهائں
ںاعںرت ںه حاصل کرں لںکں همں ممالک ںورپ اور هںدوسںاں
کی فرق کو ںهں ںھولںا چاهئی ںم کوسائد ںهه معلوم ںهں
کہ ںورپ مں ردہ ںهلی ںهی ںهں ںهالںکں حں ںںچںد گںوں کا
دکرںم کرںی هو ںهه رمانۂ حال مں ںںداهوئی هں ــ ںورپ کی ںعص
عورںں دائری مں ںںطی ںک حطوط کھںچںی ر اکںفا ںهں کرں،
ںلکہ چاهي هں کہ مرکر اںي حگہ سی هٹ حائی طاهر هی
کہ ںوری دائری کی سکل ںگڑ حائی گی ــ ںالفاظ دںگر ںعص
عورںوں کا ںهه حال هی کہ اوں کی رںدگي کا مقصد اصلی صرف

گھر کو گھر بنانا اور مردوں کو آدمي بنانا نہیں هي، بلکه
وہ زندگی کی تمام شعبوں میں مردوں کی طرح کام کرسکتي هیں
لیکن یہ دعوی گویا فطرت کی خلاف ساتھ جنگ هی اور زندگی
شاهد هي که سوائی اون بشیوں کی جو امورخانه داری اور تعلیم
وتربیت سی زیادہ تعلق نہیں رکھی اور کسي میں عورتیں
مردوں کی طرح کامیاب نہیں هوتیں اور تجربه اون کو بہت جلد
سکھادیگا که وہ غلطی پر هیں جنر یہ دوسری بحث هی، مگر
اس میں ذرا بھی شبہہ نہیں، که یہ مشکلات یورپ میں وهاں
کی مخصوص تاریخی، معاشرتی، اقتصادی حالات کی بنا پر پیدا
هوئي هیں اور ان کا پردہ نہ هونے سی لازمي تعلق نہیں هی،
جوده صدی سی پہلی کي صدیوں میں یورپ کو دیکھئی ـ پردہ
وهاں نہیں تھا لیکن عورتیں گھر کو اپنا مرکز سمجھتي تھیں ـ
اب بھی جو ممالک اور طبقات سرمایہ‌داری کی زهر پلی هوا سی
مقابله بچی هوئی هیں اون میں یہ خرابیاں نہیں هیں
هندوستان کی اور قوموں کو جن کی عورتیں پردہ نہیں کرتیں
دیکھئی ـ کیا اون کی گھر برباد هوگئی هیں یا امورخانه داري
کو مرد انجام دیتی هیں ـ

محسن

جنر اگر تھوڑی دیر کی لئی یہ مان بھی لیاجائی که پردی کی

بونی سی وہ نظام معاشرت جو « خاندان » کی نام سی موسوم هی برباد نه هوجائی گا تو بهی اسکا کیا جواب هی که هندوستان میں مختلف مذاهب اور مختلف نسلوں کی لوگ رهی هیں جو ایک دوسری پر ایسا اعتبار نہیں کرسکتی جیسا یورپ والی ایک قوم هونی کی سبب سی کرتی هیں

مسطور

تمهاری ایسی آدمی کو ایسی مهمل بات نہیں کہنا چاهئی میں ابهی کہه چکا هوں که هندوستان کي اور قوموں میں بالعموم عورتیں پرده نہیں کرتیں ـ وه ایک دوسری پر اور مسلمانوں پرکیوں اعتبار کرتي هیں ؟ اور اون کی اعتبار کرنی سی کیا خرابیاں پیدا هوئي هیں جو مسلمانوں کو اون کي تقلید کرنی میں عذر هو ؟

محمد جواد

تقلید تو سوائی مجتهدصاحب کي اجازت کی کسي کی جائز نہیں ـ والله اعلم بالصواب

محسن

لیکن تم یہه تو دیکهو که هماري عورتیں خود جو پردی سی نہیں نکلنا چاهتیں اوتهوں نی اپنی دن کی تجربی سی اپنی گهر کی

اندر رہ کر کام کرنا اور صبر و قناعت کی ساتھ ھنسی خوشی اپنی
زندگی کی دن کاٹ دینا سیکھہ لیتاھی اور وہ یہہ طرز
زندگی چھوڑنی میں سخت دشواری ہوگی

مشطور

ہاں اس میں مجھی تم سی اتفاق ھی ۔ نیک عادت نی
ہماری عورتوں کو اسی قدر بی حس بنادیا ھی کہ وہ زندگی کی
بہترین نعمتوں ہوا اور روشنی سی بی بیزار گھٹ گھٹ کر اور دق
اور سل میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر جان دیتی ہیں اور ان کی لب
پر کبھی شکایت نہیں آتی لیکن کیا اس سی تم کسی مرض کی اچھائی
ثابت کرسکتی ہو کہ مریض صبر و قناعت کا مجسمہ ھی ؟ جن
عورتوں نی کسی قدر تعلیم پائی ھی اگر تم انہیں اظہار رائی
کا موقعہ دو اور سوسائٹی کی جبر و قہر میں ذرا تخفیف ہو تو تم
دیکھو گی کہ عورتیں گھر کی چاردیواری سی نکلنی کی لئی کس قدر
تڑپتی ہیں

محسن

بھئی میں اپنی بات کی بیچ کی لئی نہیں بلکہ ایمان سی کہتا ہوں
کہ جہاں تک میرا تجربہ ھی شرفا کی عورتیں پردہ توڑنا نہیں
چاہتیں ۔

محمد حواد

ناطرحي آپ بالکل بجا کہی ہیں اسي سال سروع جاڑی میں بہ حکم سرکار میں نی اصافۂ تعداد طالب علماں سوائي کی لئی قصبہ کا دورہ کیا اور دروازی دروازی پھرا نیچ قوم کی لوگ دو دو روپئی کي لالچ میں راضي ہو گئی لیکن سرفاء میں بعض بعض نی تو پچاس بلکہ سو روپئی مانگی اور بعض نی صاف انکار کیا « صلاح کار کجا ومن حراب کجا »

محسن

سیح جي آپ بوردی کی بڑی مخالف ہیں، آپ بہی کچھہ بولی ؟

شیخ جی

بہائی میں کیا بولوں ، آپ لوگوں نی ابتداهي سی مذهب کو بحث سی خارج کردیا هی ـ میں ٹہرا بڈھا آدمی اور مسلمان ـ میرادار مدار مذهب رهی

حواد

هائیں سیح جی، آپ اور مذهب ـ آپ حوس کبر کی قائل نہیں خدا کو مانی نہیں اور کہی ہیں مذهب پر دار ومدار هی ـ

محسن

ہاں صاحب یہہ تو میری سمجھہ میں بھی نہیں آتا میں تو آپ کو اب تک معقول پسند سمجھتا تھا

شیخ جی

آپ کا اسمیں قصور نہیں ہی آپ نی جو معنی مذہب کی سمجھی ہیں اوسکی مطابق میں مذہب سی کوسوں دور ہوں

محسن

آخر آپ کی نزدیک مذہب کی کیا معنی ہیں

شیخ جي

کیا مختصر سا سوال جناب نی کر دیا ہی ایک تو میں یوں ہي کیا کم بکتي ہوں دوسری آپ بات وہ پوچھی ہیں جسکی حقیقت کا بیں الفاظ میں نا ممکن ہی اور جو ایک نقطی کی طرح ہی جسکی گرد خیال پھرتا ہی لیکن اوس تک نہیں پہونچ سکتا اس لئی ظاہر ہی کہ اس کوشش میں جتنا بھی وقت صرف ہو کم ہی خیر اسوقت مجھی وہ تقریر یاد آ گئي جو مجھہ سی اور اوس محبت و عزت پر مرد سی ہوئي تھی جسکی ساتھہ میں نی تمام ہندوستان کاسفر کیا تھا اوس نی مذہب کی جو تعریف کی تھي اوسی میں انہی الفاظ میں بیان کرتا ہوں تا کہ

سردست بحث کی بنا قائم ہوسکی، کیونکہ ہر مسئلی کی
متعلق میں صرف مذہب کی نقطۂ نظرسی رائے دی سکتا ہوں
یہ پھر کہی دیتا ہوں کہ یہ الفاظ مذہب کی ماہیت کو کسی
طرح ظاہر نہیں کرسکتی، البتہ اگر سنی و الا یہ ر ا ر ار کتب
پہلی سی دل میں رکھتاھی تو ممکن ھی کہ وہ اس بگڑی ہوئی
تصویر میں اصلیت کی خط وخال پہچان لی

سیتی۔ قلب انسانی گویا گوں جذبات کا جلوہ گاہ ھی
جنمیں سی ہرایک کسی خاص چیز کی ادراک یا خیال سی
ر انگیختہ ہوتا ھی، کوئی چیز ہماری دل میں خوشی پیدا کرتی
ھی، کوئی غم، کوئی ڈر، کوئی محبت، لیکن ایک جذبہ ایسا ھی
جسکی موضوع کا معین کرنا ھی نہیں بلکہ اوسکی نوعیت کابیان
کرنا بھی مشکل ھی یہ جذبہ شاذ ونادر ھی مشتعل ہوتاھی،
لیکن جب ہوتا ھی تو ہماری ساری وجود ر چھا جاتاھی اوس
وقت ہماری دل ررندگی کا بوجھہ ہلکا ہو جاتا ھی اور معلوم
ہوتاھی کہ ساری کائنات تجلی کی لہر کی طرح ہماری روح میں
دوڑ گئی عام لوگوں پراسکا اثر محض آنی اور بہت ہلکا ہوتا
ھی، اور وہ نہ تواس واردات کوخود سمجھہ سکی ہیں نہ
الفاظ میں بیان کرسکی ہیں لیکن بعض برگزیدہ ذاتیں اس
جذبی کی حرارت کو اس درجہ تک محسوس کرتی ہیں کہ وہ اس
سی عالم معنی اور عالم صورت میں شمعیں روشن کردیتی ہیں

حسکي روسي میں (ان مقدس لوگوں کی بدولت) دوسری نئی زندگی اور کائنات کودیکھہ اور سمجھہ سکتی ھیں اور جس کی گرمی سی خود اپنی قلب کی حرارت کوتازہ کرسکتی ھیں اسی ایک قندیل روشن کی تھی رسول ہاشمی نی جسکي روسي سی دنیا تیرہ سو سال سی جگمگا رھی ھی لیکن ایک تو تنگ نظری اور تعصبات کی گرد اس قندیل پر جم گئی ھی جس سی اوسکي روسی ماند پڑ گئی ھی، دوسری لوگ اس کي خارجی گرمي پر اکتفا کر کی خود اپنی قلب کی حرارت سی غافل ھو گئی ھیں تیسری سب سی بڑہ کر مصیبت یہہ ھی کہ لوگوں نی اس کی نور کو دیکھنی کی لئی ساری دنیا کی طرف سی آنکھیں بند کرلی ھیں چنانچہ شمع کی روشن کرنی والی کا مقصد کہ اسکي روسي میں جہان اور کائنات کو دیکھا جائی فوت ھو گیا ھی بلکہ کہنی والا چاھی تو یہہ کہہ سکتا ھی کہ جس شخص نی اس شمع کی گرد کی فضا کو نہیں دیکھا اوس نی گویا خود یہہ شمع نہیں دیکھی

محمد جواد

سچ جی میری خطا معاف کیجئي کہ میں اپکو لامذھب سمجھتا تھا آپ نی اس وقت وہ وعظ کہا ھی، کہ سبحان اللہ۔ مگر پیچیدہ بہت تھا میں نی اگرچہ سکنڈر نامی تک پڑھا ھی لیکن

سوائی اسکی اور کحھہ نہں سمحھا کہ محفل میلاد اور شمع کی
روسنی کاد کرنا ــ بلغ االعلی بکماله ـ کسف الدحا بحماله

محسن

آگر مدھب اساھی جدسا آپ نی کہا تو بہت اچھی چبر ھی ،
لیکن ردی کی بحث سی ا ن سی کیا تعلق ھی؟ ــ عورتوں کو ردی
مں بٹھہ کر مدھی کتابوں کی پڑھنی سی تو کسی نی نہں روکا

سنیح جی

ردی‌سی اسکا بہت گہرا تعلق ھی محھی ردی‌سی بڑی سکایت
یہہ ھی کہ اوس نی عورتوں کو مدھب کی تکمیل سی باز رکھاھی
مری خیال مں عورتں مردوں کی طرح ، بلکہ ساید مردوں
سی زیادہ یہہ صلاحیت رکھی ھں کہ سمع مدھب کی نور سی
منور حیات اور کائنات کا نطارہ کرکی اسکی حرارت کو
حواس طاھری اور باطنی کی مددسی جدب کرلں اور اس طرح
اوس خفی آگ کو بہر مستعمل کرں جو مدھب کی اصل اور
زندگانی کامدعاھی لیکن جہالت کاخدا براکری جس نی عورتوں
کو اوس قید فرنگ مں دال رکھاھی جہاں وہ میاں مسطور کی
الفاظ مں لیکن دوسری معنی مں رو سی اور ھوا کی آرزو
مں تڑپ تڑپ کی جاں دیتی ھں آپ نی بجا کہا کہ بعض گھروں
مں جہاں عورتوں کو تھوڑا بہت لکھی پڑ ھی کی اجازت ھی

وہ مذھبي کمابیں نڑہ سکی ھیں ، لیکن عریرمں مذھب کا
حو مختصر ساحا کہ مں نی بیس کناھی اوس سی معلوم ھوگا
ھوگا کہ یہ کمابوں میں سد ھوںی والی حر نہیں ھی یہہ
وہ چیزھی حو تمام عالم رطاری اور تمام ریدگی میں ساری ھی اور
حس کی احاطہ کی لئی انسان کو لازم ھی کہ رمان ومکان کی
نڑي سي نڑی وسعت میں حواوسی منسر آسکی ھر حر کو اوسی
حاص روسي میں حس کاذکر ھو چکاھی دیکھی ، رکھی ،
سوچی اور اگر ممکن ھوتو سمجھی

محمد حواد

واہ صاحب ـــ کہاں مذھب کاذکر تھا کہاں

منظور

سچ حی میں چاھتا ھوں کہ اب یہہ سلسلۂ گفتگو ختم کیاحائی
آپ کی تقریر سنی کی بعداب دوسروں کاھر لفظ مجھہ پر گراں
گذری گا

شیخ جی

ھاں تنہائی میں سہی سل ھوگا بیٹھی کی طاقب نہیں اب ذرا
حاکر ارام کروں گا (اوٹھہ کھڑی ھوتی ھیں پردہ گرحاتاھی)

تیسرا ایکٹ

پہلا سین

(ایک چھوٹا سا کمرا جس میں صرف ایک دروازہ ہی اور دو روشن دان۔ آدھی کمری کو ایک چارپائی گھیری ہوی ہی، بقیہ حصی میں ایک چھوٹی سی چوکی ہی جس پر کی بریشی سی حطوط ارر دوسری چیزیں پڑی ہوئی ہیں۔ ایک طرف دیوار کی اندر ایک بیس جانوں کی الماری ہی، ہر جانی میں کتابوں کی ڈھیر ہیں۔ دو کھونٹیوں پر دو اچکنیں اور ایک عمامہ لٹکا ہوا ہی۔ پلنگ کی پاس ایک سائی پر چند دواؤں کی شیشیاں، گلاس، تھرمامیٹر وغیرہ رکھی ہیں۔ دو کرسیاں چارپائی کی پاس بچھی ہیں، ایک خالی ہی، دوسری پر منظور بیٹھا ہی۔ شیخ جی رضائی اوڑھی چارپائی پر لیٹی ہیں)

منظور

خدا کا شکر ہی کہ آج بخار اتر گیا۔ کل ڈاکٹر کہتا تھا کہ اگر دو دن اور یہی حال رہا تو بہت اندیشی کی بات ہی

شیخ جی

(نحیف آواز میں) ہاں بھائی کمبخت ... کی علاوہ میری

هذیوں کو پھونک ڈالی کی ہم کو اور تمھاری بہن کو بہت تکلیف دي چھه دن سی ہم دونوں کا سارا وقت میری شي کی پاس گذرتا ھی

مسطور

بہن سنیح جی۔ انصاف سی پوچھئی تو میں نی کچھه بھی نہیں کیا، ساری بیمار داری سعیدہ کرتي تھي میں تو بیٹھا ہوا کتاب پڑ ھا کرتا تھا

سنیح جی

یہه تیسرا موقع ھی کہ سعیدہ کي بیمارداري نی میری جان بچائی ھی (کچھه دیر کی بعد) خدا جانی کیا بات ھی کہ مجھی اس بیماری میں تمھاری والد مرحوم بہت یاد آئی ہم دونوں کو اکثر میں سجاعت ھی کی نام سی پکارتا تھا ہم سمجھی ہوگی کہ میں ھذیاں بک رھا ھوں یا بخار نی مرحوم کی خیالی شکل میری سامنی پیش کردی ھی، لیکن واقعه یہه ھی کہ میں ہم دونوں کو خوب پہچانتا تھا۔ پھر بھی جي یہه چاھتا تھا کہ تمھیں اسي نام سی پکاروں

(خادمه داخل ھوتي ھی)

خادمه

منظور میاں چھوٹی بٹیا پوچھتی ہیں کہ کوئی اور نہ ہو تو میں آؤں

منظور

ہاں کہدو چلی آئیں

شیخ جی

اچھا ہی سعیده کو بھی آجانے دو آج میرا جی دونوں سی کچھہ باتیں کرنے کو جی چاہتا ہی

منظور

مگر آپ کمزور بہت ہیں، ڈاکٹر نے کہا ہی کہ زیادہ باتیں نہیں کرنا چاہئیں

شیخ جی

ڈاکٹر کا بہت بہت شکریہ، مگر میں مجبور ہوں ستر برس سی باتیں کرنے کی عادت پڑی ہوئی ہی
(سعیده داخل ہوتی ہی)

سعیده

آداب عرض ہی شیخ جی! کہئیے اب طبیعت کیسی ہی؟

شیخ جی

جدی رہو بیٹی اب بالکل اچھا ہوں البتہ بخار سی کسی جسی کی بعد ذرا ہانپ رہا ہوں

سعیدہ

یہہ لیجئی آپ کی لئی تھوڑاسا انار کا افسردہ لائی ہوں اسی پی لیجئی

شیخ جی

اچھا ذرا ٹھہر کر پیونگا، ابھی دوا پی ہی اسی چوکی پر رکھہ دو (سعیدہ پیالہ چوکی پر رکھہ کر دوسری کرسی پر بیٹھہ جاتی ہی)

سعیدہ

چچا جان نی آپ کا مزاج پوچھا ہی۔ نماز سی فارغ ہو کر خود بھی تشریف لائینگی

شیخ جی

خدا اونھیں جیتا رکھی دنیا میں ہم دونوں کی بعد اونکی ذات سی مجھی آس ہی تمھاری باپ نی بستر مرگ پر اونھیں میری خبرگیری کی تاکید کی تھی، بیچاری کو اوس کا ہر وقت خیال رہتاہی با وجودیکہ خاندان میں عضو معطل ہیں لیکن

حب کوئی میری مخالفت کرتا ھی تو اون سی نہیں سناجاتا
خدا کی شان ھی ۔ اسوں نی میری ساتھہ کیا کیا اور ایک غیر
شخص میری ساتھہ کیا کر رھاھے (کسی قدر وقفہ کی بعد)
ہم دونوں سی میں نی اپنی ابتدائی زندگی کا کبھی ذکر نہیں کیا۔
آج جی چاھتا ھی کہ تمھیں اپنی کہانی کہہ سناؤں، بہ شرطیکہ
تمھیں نا گوار نہ ھو

مسطور

بہت شوق سی، مگر ڈاکٹر

سعیدہ

سیٹھ جی آپ ڈاکٹر کو بکی دیکھتی اور جی کھول کی باتیں
کہتی مگر جھکی جھکی اور اپر ٹھہر کر

سیٹھ جی

رسم کی مطابق میں بھی اپنی قصہ کو غدر کی بعد سی شروع
کرتا ہوں سنہ اٹھارہ سو اٹھاون میں ایک دور ودراز قصہ
کی زمیندار کا اکلوتا لڑکا سترہ برس کا تھا یہہ لڑکا قرب و
جوار میں شرارت اور شورہ پشتی میں مشہور تھا آم اور
امرودوں کی باغوں میں چھاپہ مارنی اور اپنی ہم عمر لڑکوں
کو مارنی پیٹنی میں اوس کا نظیر دور دور نہ تھا گاؤں کی
بڈھی اسکی حرکتوں کا ذکر سن کر مسکراتی تھی اور کہتی

بھی کہ اس لڑکی میں محس سی رمىداری کی ساں ھی (سعىدہ مسطور کی طرف دىکھہ کر مسکراتي ھی) مگر اس کی ایک بات سی ہر سحص حائف اور مىردد بھا ۔ اسی بڑھی کا بہت سوق بھا حالانکہ مولوی صاحب حو اوسکی بڑھائی پر بوکر بھی اور حسکی افىوں اور حقہ میں وہ کبھي کوتا ھی بہں کرتا بھا اس کا اطمىىاں دلاتا کرتی بھی کہ اوسی اس سی ریادہ بڑھی میں اىھماک بہں حىىا ایک رمىدار کی بچی کو ھو با چاھئی مگر گاؤں بھر حاىىا بھا کہ ىہہ فرىب کی گوروں کی چھاؤني میں حاکر ایک بںگالی بابو سی انگریری پڑھا کرتا ھی

سعىدہ

اوس بںگالی کا نام مہىدرا بابو بھا

سىىح جی

احھا، معلوم ھوتا ھی بخار میں ىہہ بات بھی میری رباں پر بھا حىر اسی بات سی چھپا کر ىہہ لڑکا انگریری مہىدرا با ر سی، حو بںگالی ھوتی کی سب سی حادوگر مسہور بھی، اور فارسی بطور حود بڑھا کرتا بھا اس سب سی لوگوں کو نہ صرف اوسکی رمىداری بلکہ اوس کی آدمىت میں بھی سىہہ ھوتی لگا، یہاں تک کہ آحر میں بالکل ظاھر ھو گیا کہ ىہہ لڑکا دیں ودىىا سی گدر گیا ھی

مسطور

کیوں کیا اوس نے مڈل پاس کر لیا؟

شیخ جی

نہیں ـ اوس کا باپ اوس کی شادی ایک نہایت معزز اور امیر گھرانے میں کرنا چاہتا تھا، مگر اس بد نصیب نے انکار کر دیا اور جب باپ نے تشدد کرنا شروع کیا تو بائیس برس کی عمر میں گھر چھوڑ کریں نہ بعد بے نکل کھڑا ہوا

مسطور

آفریں ہی اوس کی ہمت کو

سعیدہ

اوس لڑکی میں کیا خرابی تھی؟

شیخ جی

کوئی نہیں ـ سوائے اسکی کہ وہ دیوانی تھی خیر عرصے تک یہہ لڑکا ہندوستان کی مختلف حصوں میں مارا مارا پھرتا رہا اور زیادہ تر زمینداروں کی لڑکوں کی اتالیقی کرکی پیٹ پالتا رہا اس نوکری میں اوسی ہر طرح کا آرام تھا، اعلی درجے کی خدمتگار کی حیثیت سی ہر خاندان میں رہتا تھا، کھانی کپڑی کی علاوہ آٹھہ آنی سی لیکر دو روپیہ مہینے تک

سحواه ملی بهی اور کام کچھه بہں بها مگر مراق کا حدا
بهلا کری اس سحص کوسب کہں سہر کا اندسه لگارها بها ۔
کہں رمىداروں کی حہالت سی ىالاں بها، کہں کا سکاروں
کی سابهه اںکی ظلم کا ساکی ىاره ىره ىرس کی گردس کی ىعد
ىه سحص ایک ایسی حاندان مں ىہو ىجا حو اوسی ہر طرح
سی ىسىد بها اور اوسکی سىرد ایک ىحه کىا گیا حسکا سا دهں
ارر هو ىہار سا گرد اس معلم کو کبهی ىہں ملا بها

سعىده

ارس رما ے مں کىا عمر بهی اىا حاں کی ؟

شىح حی

دس سال کی اوس لڑکی کو ىڑهائی مں اىالىو کو معلوم هوا
که معلمی کىسا دلفرىب ىىسه هی عىحه کوکہلى کربهول ىںی
هوئی دىکهی سی اور ارسکی سىم ىسم صحری کی مددسی
سوىگهی سی ىاصره اورسامه کوره فرحت ىہں حاصل هوںی
حوایک ںهی سی حاں کو اسی ماحول مں بهیلی اور ىڑهی
هوئی دىکهی سی اور ارس مں معاوں هوںی ی روح کو حاصل
هوںي هی قصه مختصر اب اس اىالىو کو رىدگی کا ایک مصرف
مل گیا ساگرد کی حداداد حوهر سعىو اسىاد کی مددسی حوب
حمکی لڑکی ىی اسکول کی ىڑهائی کامىابی کی سابهه حتم کی ،

١ " " " " " "

کالج میں داخل ہوا اور وہاں بھی اپنی قابلیت کا سکہ طالبعلموں کی دنیا میں جمادیا

مسطور

میں نے بعض دشمنوں کی زبانی سنا تھی کہ کالج میں اس لڑکی کی زندگی عیوب اور نقائص سے بری نہ تھی

شیخ جی

بچے بچی لکھنے میں غلطیاں کرتی ہیں فرض کرو کوئی اس بچی کو اٹھا رکھی اور جب یہ بچی پڑھہ لکھہ کر فاضل ہو جائیں تو اونہیں اونکی غلطیاں دکھا کر شرم دلائی ۔ ایسی شخص کو میں اون لوگوں کی مقابلے میں کم احمق اور بد باطن سمجھتا ہوں جو ایک پسندیدہ شرب کی مالک کو اوسکی اون خطاؤں کا طعنہ دیں جو اوس سی آدمی بننے کی کوشش میں سرزد ہوئی تھیں

سعیدہ

آپ تو اپنی کہانی کہئی اور اس ذکر کو چھوڑئیی

شیخ جی

لڑکی نے کالج سے اعزاز کی ساتھہ سند حاصل کی اور اوسی حوصلہ پیدا ہوا کہ یورپ میں جا کر مزید تعلیم حاصل کری

اور اپنی زندگی کو عامی کاموں کی لئی وقف کردی لڑکی کی خاندان کو اوسکا اسکول اور کالج میں جاناھی نا گوار گذرا تھا، یورپ کی نام پر تو قیامت ھی برپا ھوگئی لیکن لڑکا اپنی دھن کاپکا تھا اوس کا عزم ساری مخالفتوں پر غالب آیا، اور اوس نی یورپ کی راہ لی استاد پر عزیز شاگرد کی روانگی کی بعد زندگی دوبھر ھوگئی اگرچہ اب اوسی اپالو کی جسسب سی بہت شہرت حاصل ھوگئی تھی اور گرد و نواح کی اکثر رئیس اپنی لڑکوں کی تعلیم اوسکی سپرد کرنا چاھتی تھی لیکن اوس نی سب سی انکار کیا آخرجب اوس نی دیکھا کہ کسی کام میں جی نہیں لگتا تو وحشت کی ھاتھوں مجبور ھوکر یہہ دل میں ٹھان لی کہ ھمالیہ پہاڑ پرجاکر اپنی زندگی کوہ نوردی اور دشت پیمائی میں گذاری چنانچہ ایک دن صبح تڑکی اوس نی اپنی اسباب میں سی دو جوڑی کپڑی لیکر ایک گٹھری میں باندھی اور بغلمیں دبا کر نکل کھڑا ھوا

اوسی منزل بہ منزل سفر کرتی ھوئی دس بارہ دن ھوئی تھی کہ راہ میں اوسی ایک پیر مرد ملی جو زبردستی اوسکی رفیق سفر بن گئی ابتدا میں تو جوان اپالو کوشش کرتارھا کہ اس بڈھی سی کسی طرح پیچھا چھڑائی، لیکن ایک طرف تو اوسکی وحشت آھستہ آھستہ کم ھورھی تھی دوسری اوسکی ساتھی کا اثر اوس پر بھی اوس کی محسوس کئی ھوئی بڑ رھا تھا

نتیجہ یہ ہوا کہ چند روز کے بعد دونوں میں گہری دوستی ہوگئی اور ہمارا انالیو اپنی پہلی ارادی کو ترک کرکے نر مرد کے ساتھ عرصۂ دراز تک سفر کرنے کے لئے راضی ہوگیا نر مرد نے اوس سے یہ شرط کی کہ پہلے دونوں کوہ و صحرا کا خیال چھوڑ کر بستیوں اور شہروں کی سیر کریں ، اوسکے بعد اگر جوان کو ہمالیہ پر چڑھنے کی ہوس باقی رہي تو نر مرد بھی اوس کا ساتھ دیگا

سعیدہ

خوب شرط کی نر مردنے ۔ میں بھی ہوتی تو یہی کرتی

شیخ جی

چار برس میں ان دونوں نے سارا ہندوستان یورپ سے تخوم تک اور اوپر سے دکھن تک چھان ڈالا اس سفر میں اونہوں نے لہراتی ہوئی دریا ، شاداب وادیاں ، لہلہاتی ہوئی کھیت دیکھی اور فاقہ کش مرد ، بے زبان عورتیں اور بیمار بچے اونہوں نے سربہ فلک محل اور عالیشان مکان دیکھے اور اون کے جاھل اور عسرت نصیب مکین ، عریض رفیع مسجدیں اور مندروں کو دیکھ کر اونہیں خدایاد آگیا اور ایمان سے خالی عبادتوں اور بچاریوں کو دیکھہ کر اونکے دل ٹوٹ گئے دارد رمیں اور بدبخت انسانوں ، قاتل وجر ماضی اور شرمناک حال کے

اں نطاروں اور روس صمر بر مرد کي صحب کا ابالو بر عحب
اثر ثرا اوس کی طبعب کی بی چبی اور بی مر کری کافور ہو گئی
اور اوسکا دل ایک بئی دردسی معمور ہو گیا جو صحرا بوردی
کا بہں بلکہ آبادی مں رھی کا، ھمالیہ مں حا کر حود کو کھو دبی
کا ، بلکہ اسانوں سی مل کر ابی آپ کو بالای کا معاصی بہا
بر مرد بو اوس سی رحصب ھو کر ابی دائمی سفر بر بھر روابہ
ہوگئی اور وہ ابی ساگرد کی واسی کی حبر سں کر اوس کی
گھر بھو بحا باکہ اوسی ابی نئی حدبات و حبالات کا سریک بنائی
بہہ اساں دیکھو — اودھر ساگرد بھی یورپ سی وھی چوٹ
لی کر آیا بھا حو اساد بی ھندوستان مں کھائی ہی اوس بی
یورپ مں اساوقب بکار بہں کھویا بھا بلکہ وھاں کی بمدن
کا بہایب عائر نطرسی مطالعہ کیا بہا لیکں یہہ عجب باب ھی
کہ اوسکی طاھری آنکھیں حسقدر وصاحب سی یورپ کو دیکھی
بھیں اوسی قدر اوس کی چسم بصیرت کی آگی ھندوستان کی
اصلی حط و حال نمایاں ہوتی حاتی بھی ھندوستان کی اس نئی مرقع
مں اوسی بہب سی دردناک مناظر نطر آئی، لیکں سب سی زیادہ
قابل رحم اوس بی عورتوں کی حالب زار کو بابا حاربرس کی
بحھری اساد و ساگرد ملی، دونوں بی ابی ابی کہانی ایک
دوسری کو سنائی اور مہینوں مسوری ہوئی حں مں ساگرد کی بیوی
بھی سامل ھوا کرتی بھی یہہ بیک بیوی کحھہ دں کی بعد ایک

بحه اور ایک بحی چھوڑ کر راهی جس هوئی مگر اساد اور شاگردی
اپنی زندگی کو عورتوں کی آزادی اور تعلیم کی لئی وقف کرنی
کا قصد کرلیا (ذرا ٹهر کر) اسکی بعد کا قصه تمهیں معلوم
هی که کس طرح دونوں نی اپنی قوم کی تعصب اور جهالت کا
مقابله کرنا شروع کیا، یہاں تک که شاگرد کو موت دنیاسی لی
گئی اور اساد کو بڑهاپی نی هرکام سی معذور کردیا

مطور

کاش همارے ملک میں اور چند افراد ایسی هوتی، کاش

سعیده

شیخ جی آپ ایسی هوں گی، (پیاله اوٹھا کر) لیجئی اب
، لیجئی
(شیخ جی اوٹھ کر افسرده بیٹی هیں)

شیخ جی

بیٹی خدا تمهاری عمر میں برکت دی۔ آنکھیں کھل گئیں

سعیده

آپ کا قصه میں نی بہت جی سی سنا اس سی دل بهی دکھا
اور خوشی بهی هوئی۔ آپ سی ایک بات پوچھنی کو جی چاهتا هی

شیخ جی

سوق سی یوچھو

سعیدہ

آپ کی نزدیک ہم عورتوں کی حالت کبھی بدلی گي یا نہیں؟

شیخ جی

بیٹی، میری عمر کا اور اس وقت کي حالت کا تقاضا تو یہہ ھی
کہ لال بجھکڑ کی سی صورت بنا کر اور سر ھلاکر کہوں کہ
«مبادا ارس بر گردد» لیکن نئي نسل میں تمہاری سي
لڑکیاں اور تمہاری بھائی کی سی لڑکوں کو دیکھہ کر مجھی
امید ہوتی ھی کہ جلد اچھی دن آئینگی

منظور

شیخ جي آپ کی محبت ھی کہ آپ ہم دونوں کی نسبت ایسی
خیالات رکھی ھیں میں آپ کی تعریف کی دل سی قدر کرتا
ہوں، لیکن اس سی بھی زیادہ احترام آپ کی مقصد کا میری نظر
میں ھی میں چاھتا ھوں کہ اسی گفتگو کی سلسلہ میں آپ
ھمیں اون خامیوں سی آگاہ کردیں جو آپ کو ہم لوگوں کی
طرز عمل میں نظر آئیں

شیخ حی

مری حال مں ہم بوحوانوں مں دو بڑی نقائص هں۔ ایک
بو یہہ کہ ہم لوگوں مں جوش عزم سی زیادہ هی، دوسری
جیسا ہماری سوال سی ظاهر هو تا هی ہم لوگ نکتہ چینی کو
ضرورت سی زیادہ اهم سمجھی هو

مسطور

پہلا اعتراض تسلیم لیکن دوسرا مری سمجھہ مں نہیں آتا
آپ کا ایسا سخت گیر ناصح نکتہ چینی کا مخالف کیسی هو سکتا هی؟

شیخ جی

هاں میاں، مں بھی ایک زمانی مں زبان کی کاٹ کا بہت معتقد
تھا، اوسی زمانی کی عادت بڑی هوئی هی دوسری بڑهاپی مں
بسیار گوئی کی ساتھہ ساتھہ اعتراض کرنی کا مادہ بھی بڑہ
گیا هی، لیکن جس غلطی میں مں مبتلا هوں اوس سی تمہیں
بچانا چاهتا هوں تمہاری حریف زیادہ تر مذهبی لوگ هیں اور
یہی زیادہ تر تمہاری هدف ملامت هوتی هیں، لیکن انصاف
سی دیکھو توان لوگوں پر اعتراض کرنا بالکل بیجا هی
انھوں نی اوس تاریک حالی کی زمانی مں پرورش پائی هی
جس کا ہم آجکل کی نسی کو دیکھہ کر بھی اندازہ نہیں کر
سکتی، عادت، اون کی خیالات کو راسخ اور عمر نی قوائی

دھی کو فرسودہ کردیاھی بہہ لی چاری کسي طرح نئی حیالات بہں قبول کر سکی چنانچہ بمہاری نکمہ چنی علاوہ بیجا ہونی کی لا حاصل بھی ھی ہمہں چاھئی کہ جو وقت مناظرہ میں صرف کرتی ہو اوسی اور مفید کاموں میں صرف کرو اپنی دوست محمد علی کو دیکھو۔ اگر چہ اوسی بمہاری ہی سی باتیں اور جودتیں بہں عطا ہوئی ھی لیکن اوسکی بلا ل قدرت لی قوت عمل سی کردی ھی۔ بحث مباحثہ، جھگڑی بکھیری سی اوسی کوئی مطلب بہں، خاموشی سی اپنا کام کئی جاتا ھی۔ گویا ایک بھاری بھرکم جہاز ھی جس پر طوفان کا کوئي اثر بہں ھی، جو موجوں سی لڑنی کی لئی بہں ٹھرتا بلکہ اونہیں چیر کر اپنا راستہ بنا تا چلا جاتا ھی

سعیدہ

سچ کہتی ھیں آپ سچ ہی، میں بھی بھائی جان کو بہت سمجھاتی ہوں کہ چچی جان اور میر احمد حسین سی نہ اولجھا کریں

منظور

میر احمد حسین تو خود مجھہ سی اس قدر گھبراتی ھیں کہ جس کي حد بہں۔ البتہ چچی جان سی نہ اولجھنا بہت مشکل ھی مجھی بھی ہیں ھی کہ اگر اونکی سامنی فرشی بنا ح

و بهلیل کر رهی هوں بووه اوں سی بهی لڑائی کا کوئی بهانه
نکال لیںگی

شیخ جی

هاں، وه کہیں گی که بہه جو هر وقت بد بدا یا کرتی هیں
ضرور مجهی کوسی هیں

سعیده

(هنس کر) شیخ جی اب آپ آرام کیجئی، کہیں پهر خدا
نخواسته طبیعت نه خراب جائی

منظور

(اٹهه کر) هاں اب هم لوگوں کو رخصت هونا چاهئی

شیخ جي

ذرا ٹهرو تو، میں تم سی یهه پوچهنا بهول گیا که پرسوں
تم سی اور محمد علی سی کیا طی هوا

منظور

معامله قریب قریب یارهی محمد علی کو آپکی رائی سی
بالکل اتفاق هی انشاء الله سب او سي طرح هوگا جیسی آپ
چاهی هیں

سعملده

سبح حي دعا كحئی

سبح حی

دل وحاں سی دعا کرنا هوں

(برده گر حاناهی)

دوسرا سین

(میر الطاف حسین اپنے مکان کے سامنے ام کے درختوں کے سایہ میں، جہاں روز سہ پہر کو اون کی نشست ہوتی ہے، ایک تکیہ دار مونڈھے پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے پاس کرسی پر منظور بیٹھا ہے)

میر صاحب

بیٹا، تم جانتے ہو کہ میں گھر کی کسی بات پر دخل نہیں دیتا، مگر تمہاری بہن کی شادی کے معاملہ نے کچھ ایسی پیچیدگیاں پیدا کر دی ہیں کہ ہم دونوں کو بحث میں پڑنا پڑ رہا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ ہماری رائے محمد علی کے ساتھ سعیدہ کی شادی کرنے کی ہے، اور یہ بھی جانتا ہوں کہ بھائی صاحب مرحوم کا رجحان اسی طرف تھا۔ مگر تمہاری چچی کو ضد ہو گئی ہے کہ محمد جواد سے شادی ہو اور اون کی بات نہ پوری ہوئی تو خدا جانے کیا فساد برپا کرینگی۔ میری رائے میں مناسب یہ ہے کہ تم رفع شر کے لئے اس پر راضی ہو جاؤ

منظور

چچا میاں، اگر محض والد مرحوم کی خواہش اور میری رائے کی بات ہوتی تو میں آپ کے فرمانے کے مطابق بغیر مخالفت کے

بار آجاتا، مگر آپ کو شاید یہ معلوم نہیں ھی کہ سعیدہ خود محمد علی سی شادی کرنا چاھتی ھی اور جواد کی نام سی نفرت کرتی ھی

میر صاحب

یہہ میں نی بھی سنا ھی، مگر رسم زمانہ یہہ ھی کہ لڑکیوں کی رائے نہ اس معاملہ میں کوئی پوچھتا ھی اور نہ اُس کی طرف التفات کرتا ھی ۔ دوسری میری سمجھہ میں یہہ نہیں آتا کہ جواد میں کیا خرابي ھی ۔ علاوہ نجیب الطرفین ھونی کی نہایت سعادتمند اور متقی لڑکا ھی

منظور

ھاں، یہہ بالکل بجا ھی، مگر بعض وجوہ سی سعیدہ اونہیں پسند نہیں کرتي اور رسم دنیا کچھہ بھی ھو عقل و انصاف کا اور حکم شرع کا یہی تقاضہ ھی کہ لڑکی کی رضامندي کی بغیر اُس کی شادی نہیں ھونا چاھئی

میر صاحب

ھاں، یہہ بھی تم ٹھیک کہتی ھو ۔ (کچھہ سوچ کر) مگر بھئی محمد علی کی نسبت کہا جاتا ھی کہ بیچری ھو گیا ھی

مطور

یہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ محمد علی بھائی کی مذہبی عقائد بالکل وهي هیں جو والد مرحوم کی تھی اب یہ آپ پھر جانتی ھیں کہ رہ سحری بھی باتھیں

میر صاحب

ہاں ہاں ۔ سجاعت مرحوم کا سینہ نور ایماں سی معمور تھا بعض امور میں مثلاً استخارے کی با اوں اوراد ووظائف کی معاملی میں جو کسی مرادسی بڑھی جائیں اللہ مرحوم کا عقیدہ راسخ نہ تھا ، سو کوئی نہ کوئی ضعف سوای معصومیں کی ہر شخص کی ایمان میں ہوتاھی خدائے تعالی رحیم و رحیم ھی، ان خطاؤں سی در گذری گا

مطور

بس تو محمد علی بھائی کی نسبت بھی جناب کو یہي رائے رکھنا چاھئی

میر صاحب

ایک اور پیچیدگی بھی ہوھی محمد علی بردی کا مخالف ھی اور چونکہ اوس کا قول اور عمل واحد ھی وہ اپنی روجہ کو ضرور باھر نکالی گا

مطور

اس مسئلی درحهاں تک مجھی یادھی والد مرحوم لی حناب سی ایک بار بحث کی بھی اور بات کتا بھا کہ سرع میں حس ردی کی باکید ھی وہ آنکھوں کا ارر دل کا رد ھی۔ یہہ فید فرنگ بہیں

میر صاحب

مرحوم نی یہہ بحث ایک مرتبہ بہیں کئی مرتبہ میری سامی کی بھی اور اوں کی دلائل صرور قوی بھی، مگر کچھ بھی ہو مجھی یہہ گوارا بہیں کہ ھماری حاندان کی لرکی مدموں کی طرح ماری ماری پھری

مںاور

مجھی یقیں ھی کہ محمد علی بھائی سعیدہ کو اوس کی مرضی کی حلاف ھرگر باھر نکلنی پر مجبور نہ کر سکیں البتہ اگر وہ حود حاھی تو اوسی روکنا بری حواب دھی کا کام ہی

میر صاحب

مجھی ایک ارر بات بھی تم سی پوچھنا ہے۔ کیا تم اسی دیہاتی بہنوں کی حائداد الگ کرانے کی لئی مقدمہ لڑ رہی ہو،

مطور

چچامیاں، آپ ، حسی باس سی هں بہه ایک هی سازس
کی سلسله کی کڑیاں هں مجهی معلوم هی که آپ اں باتوں
سی گھرا ، هں ، لیکں دکر آگاهی تو مناسب سمجهتا هوں
که احتصار کی ساتھه تورا معامله آپ کو سمجها دوں آپ کو اس
کی حبر بہں هی که خاندانی حائداد مں حتنا حصه آپ کا هی
وه سرسی تریک فرصه سی ربربار هی سیتارام حس دں چاهی
نالس کرکی اوس ترقبضه کر سکتا هی، لیکں اوسی اسطار اس
کا هی که آهسته آهسته اور فرص دی کر تمه حائداد کوبهی
ادی قبصی مں کری اسی لئی اوسی اس امر مں حاص دلچسپی
هی که سعیده کا عقد محمد حواد سی هو حو اوس کی مقروص
هوبی کی سب سی پہلی هی سی اوس کی قانو مں هں ۔ اوس
کی اں سازسوں کا سد باب کرنے کی لئی مں بی درحواست دی
هی که حائداد کا بٹواره کردیا حائی تا که مں حود گنگاسہائی
کی مدد سی ابی حصی کی دیکهه بهال کروں بس اسی سی بات
هی، یه کوئی مقدمه هی یه معامله

میرصاحب

سنتا هوں که اگر یہه امر وقوع مں آیا تو مہاحں فورا نالس
کردیں گی

مطور

بہت ممکن ہی کہ ایسا ہو کیونکہ آپ جس ذریعہ سی سب باتیں سنا کرتی ہیں وہ سیتارام کی مقاصد کا صحیح ترجمان ہی لیکن اگر یہہ نہ کیا جائی تو کچھہ دن کی بعد وہ بر اسرار مہاجن جن کا سیتارام ہرجاب میں حوالہ دیا کرتا ہی پوری جائداد پر قبضہ کرلیں گی کم سی کم ایک حصہ تو بچالینا چاہئی

میر صاحب

خیر بھئی، ہم ان باتوں کو بہتر سمجھتی ہو میں خود کو رائی دینی کا اہل نہیں سمجھتا۔ تم احمد حسین سی مشورہ کر کی جو مناسب سمجھو کرو

مطور

(مسکرا کر) بہت بہتر
(پردہ گر جاتا ہی)

چوتھا ایکٹ

پہلا سین

(محمد علی کا مکان دفتر کا کمرہ وسط میں ایک میز ہے جس پر رجسٹر، کاغذات وغیرہ بےترتیبی سے رکھے ہوئے ہیں جس طرف دروازہ ہے اوس دیوار پر ایک بڑی گھڑی لگی ہے اور چند تصویریں لٹکی ہوئی ہیں اوس کے مقابل کی دیوار سے لگی ہوئی الماریاں رکھی ہیں جن میں کتابیں سلیقہ سے چنی ہوئی ہیں تیسری طرف دو کھڑکیاں ہیں جن سے باغ نظر آتا ہے وسط میں میز کی تین طرف تین کرسیاں رکھی ہیں چوتھی طرف چند رجسٹروں کی اونچی ڈھیر رکھی ہیں کوئی کرسی نہیں ہے ایک کرسی پر محمد علی بیٹھا رجسٹر میں پنسل سے نشان کر رہا ہے اور بیچ میں گھڑی اور دروازے کی طرف نظر ڈالتا جاتا ہے چند منٹ میں دروازے کی باہر سے قدموں کی آواز آتی ہے اور منظور دروازہ کھول کر اندر آتا ہے دبی سہمی گنگناتی ہوئی کاغذوں کا بنڈل دبائے سہمی ہوئی داخل ہوتی ہیں اور جھک کر آداب بجا لاتی ہیں)

منظور

(مصافحہ کرتی ہوئی) ۔ بھائی صاحب، معاف کیجئے گا،

درا سی دیر ہو گئی اسٹیشن پر اتفاقاً انجمن اتحاد المسلمین کی سکریٹری مل گئی اون کی گاڑی میں دیر تھی ۔ میری سمجھ میں آگئی کہ انجمن کا سا دستور العمل سن لو بلیٹ فارم پر کھڑی کھڑی سرڈیرہ سو صفحے کی کتاب سنانا شروع کردی اور اس تیزی سی کہ میں اچھی طرح سمجھ بھی نہیں سکتا تھا میری ٹوک دینے کی خوف سی رہ سانس کسی جملے کی ختم پر نہیں توڑتی تھی بلکہ درمیان میں وہ تو کہیئی گاڑی وقت پر آگئی مجبور ہو کر چلتی ہوئی گاری میں بیٹھی ، مگر میری سکین کی لئی نکار کرکہی گئی کہ بقیہ دفعات کسی دن میری گھر پر آکر سنائیں گی

محمد علی

اچھا اب پر اتنا شروع کردینا چاہیئی مجھی ایک سبجیکٹ میں سوجھ رہا تھا

(سب ون کرسی پر بیٹھ جاتی ہیں)

محمد علی

منشی منسی گنگا سہائی صاحب

(گنگا سہائی کرسی ہٹا کر فرش پر بیٹھنا چاہتی ہیں)

مسطور

ہائیں یہ کیا کرتی ہیں ۔ آپ کرسی پر بیٹھئی ۔

گنگا سہائے

حصور لوگوں کی عربا رووری هی ورنه فدوی سه صلاحاب کہاں رکھتا هی (جهک کر آداب بحا لا ے هیں اور کرسی کی سری ر بیٹھه حاتی هیں)

مطور

آب کی پیچائیں حوب برقی کر رهی هیں، سنا اب کوئی مقدمه عدالت میں بہیں حاتا

محمد علی

یہاں یہه تو مبالغه هی، البته حهوٹی چهوٹی معاملات اکثر سچائت هی میں طی هو حاتی هیں

مطور

کس قدر حوسی کی بات هی که آب کی کوسس سی هماری کسانوں میں حودداری اور جمہوریت کی روح پیدا هو رهی هی بلکه یہه کہنا چاهئے که بیدار هو رهی هی کیونکه سدید تاریخی تحقیقات سی ثابت هو گیا هی کہ قدیم الایام سی هندوستان کی دیہات میں حکومت حود احتیاری کی اصول برتی جاتی تھی، یہه صرف چند دن کی بات هی که غلامی کا طوق

ھماری گردن میں پڑ گیا ھی (گنگا سہائے سی) آپ بتا سکتی ھیں کہ اس کا کیا سبب ھی؟

گنگا سہائے

چھوٹی میاں، ہم لوگ یہہ اموراب کیا جانیں ۔ اللہ یہہ جانی ھیں کہ کلجگ کی ایام ھیں لگان بڑھتا جاتا ھی اور پیداوار کم ہوتی جاتی ھی

محمد علی

اچھا اس کی تحقیقات پھر کریں گی (گنگا سہائے سی) ۔ آپ سب کاغذات ساتھہ لائے ھیں ؟

گنگا سہائے

ھاں حضور قدری ، ھمہ جہت سی یا بندی احکام کی کي ھی

محمد علي

اچھا اونھیں یہاں چھوڑ جائیی میں اطمینان سی دیکھوں گا آپ پرسوں پھر بارہ بجی کی گاری سی تشریف لائی گا اور شام تک یہیں قیام کیجئی گا اللہ اس وقت مجھی بڑی میر صاحب کی جائداد کی متعلق چند سوال کرنا ھیں

گنگا سہائے

ارشاد فرماویں ـ

سید علی

بڑی مہر صاحب کی بیٹی پر مجموعی قرضہ کتنا ہی؟

گنگا سہائے

حضور کلہم اونیس دستار برس ہیں جن کی میزان زر اصل کی بیس ہزار ہی اور سود در سود مل کر بھاگن کی ختم تک ترہزار چار سو اٹھاوی روپے گیارہ آنے سات پائی ہوتی ہیں

منظور

آپ نے یہ غضب دیکھی ہیں بیس ہزار قرضہ اور چالیس ہزار سود۔ یہ سود خواروں کی قوم جونک کی طرح انسان کو لیتی ہی اور ایک قطرہ خون کا نہیں چھوڑتی ہماری ملک میں عدالتیں بھی ہیں، جج بھی، کاؤنسل بھی، قانون بھی، مگر ان وحشیانہ ظلم کی روک کی کسی کو توفیق نہیں ہوتی، انصاف کا تقاضہ تو یہ ہی کہ یہ سیاہ کار جیل خانوں میں بند کئے جائیں اور وہ لوگ جو جان بوجھ کر خود کو ان کی حوالی کرتی ہیں پاگل خانوں کو روانہ کئے جائیں

محمد علی

اس حساب کی سالانہ آمدنی کیا ہی؟

گنگا سہائے

حضور آمدنی جو ہی سو اوس کا یہہ حساب ہی کہ کھانا وغیرہ احمد میاں کی پاس ہی اور قید ی کو دیکھنی کی مجال نہیں، البتہ کاغذات دیواری کی حساب سی گذارش کرسکتا ہی ساڑھی تین ہزار آمدنی بڑی سرکار کی حصی کی ہی حضور کہنی کی بات نہیں (ادھر ادھر دیکھہ کر) سارا نظم ونسق اس قدر ابتر ہی کہ اللہ تعالی بری شامت بہت سی اسامیوں پر برسوں کی باقی ہی اور بہتوں سی در در بار ہونا لیا جاتا ہی، نہ برانی جاہات کی مرمت ہوتی ہی نہ نئی بنوائی جاتی ہیں مظفر میاں اور صاحبزادی کا حصہ بھی اوتنا ہی پاتی مگر اوس کی آمدنی سال گذشتہ میں آتی باقی چھوڑ کر سات ہزار پانچ سو گیارہ تہی، اور پھر یہہ حصہ بہی پوری طرح قدری کی سر کی میں نہیں تہی قدری تحصیل وصول کر کی احمد میاں کر دی دیتا ہی اور رقم میں لگائی کی لئی ما نگتا ہی تو ایک پائی بھی نہیں ملتی اگر دو تین بار کر کی ایک دس ہزار روپیہ جائداد میں لگادیا جاتی تو آمدنی ڈیوڑھی ہو جائے

منظور

منشی جی آپ اطمینان رکھئے، ساتھ میں ہمارا حصہ

الگ ہو جاتا ہے، پھر آپ جو مناسب سمجھئے گا (محمد علی سے) بھائی صاحب لا لہ بالکشن کہتے تھے کہ اب کی بدھ میں ضرور نثواری کا حکم ہو جائے گا، اوس وقت آپ کو ضرور موجود ہونا چاہئے ورنہ اکیلے میرے سائے کچھہ نہ بنے گا، جب انسان کی ایک طرف نثواری اور دوسری طرف فاقوں کو ہو تو عقل تو یوں ہی گم ہو جاتی ہے

محمد علي

تم بالکل فکر نہ کرو، سب کچھہ ہو جائے گا۔ (گنگا سہائے سے) بڑے میر صاحب کے حصے کی بخمدی قسمت کیا ہو گئی، اور اگر نیلام ہوا تو کہاں تک دام لگیں گے؛

گنگا سہائے

حضور قسمت آپ یہہ دیکھئے کہ بنا تا بہت مشکل ہے، کیونکہ ساری بات بیچنے والے اور خریدنے والے کی ہی سلیقہ سے معاملہ کیا جائے اور مال دیکھ خریدنے والا مل جائے تو دو لاکھہ سے زیادہ ہی مل رہے گا رہا نیلام تو اوس میں کوڑی کے مول چیز جاتی ہے۔ جیسا فرصہ ہے اوسی بھی دام لگ جائیں تو غنیمت ہے

منظور

ہاں، بھائی صاحب میں نے سنا ہے کہ سیتارام نالش کرنے پر تلا

بلٹھا ھی اوسی نھں ھو گا کہ سعیدہ کی سادی حواد سی نہں ھو گي نو فوراً نالس کردی گا اور حائداد نلام کرائ گا مجھی بڑا اندیسہ ھی کہ اس کی بعد کام کسی چلی گا۔ ھم بھائی نہں اپی آمدنی کا حسا حصہ لیا کر ے ھیں اگر اوس سی بھی کم لیں ب بھی حچا حاں کی نہاں کا حرح بورا نہں بڑی گا

گنگا سہائ

حکم ھو نو فدوی اپی رائ با چیر عرص کری۔ اب بھی کچھہ نہں گیا ھی اگر اس کا بہائی حصا ھوسیاری سی فروحت کیا حائ نو سارا فرصہ ادا ھو سکیا ھی اور باقی حائداد ، داع بچ حائ گی،

منطور

لیکں فروحب کری کوں ؟ احمد حساں سی بہہ امید رکھنا بالکل فصول ھی کہ اوں کی سمجھہ مں باب آئ گی ایک نو وہ پہلی ھی سی معدور بھی دوسری سسارام نے اور الو بیا رکھا ھی رھی حچا حاں۔ نو وہ کسی حساب ھی مں نہں ھیں
(نو کر داحل ھو با ھی)

نو کر

سرکار گھورا سار ھی

محمد علی

(اونهه کر)۔ اچھا، اب مجھی کبری بدل کر ووراً جانا ہی
(منظور سی) تم ابھی ٹہرو، ہم سی مدرسی کی متعلق باتیں
کرنا ہیں میں اسکول کی ٹیرمعلمه ہیں اپلی جائیں تو آئی،
گی۔ اون سی بھی مشوره کریں گی

منظور

بہت اچھا

محمد علی

تو مسی جی، برسوں سوا باره بجی۔

گنگا بھائی

ودوی لسر وجستہاں حاضر ہو گا
(نوکر دربارہ داخل ہوتا ہی)

نوکر

حضور، مسامنی کی سکیر صاحب آئی ہیں، منظور میاں کو
پوچھه رہی ہیں

منظور

اری یہ ہ بڑ گ یہاں کاسی پہو نچی۔ میری سامی ریل میں

بٹھہ کر روانہ ھو گئی تھی۔ کیوں منسی جی تم نی بھی تو دیکھا تھا ؟

گنگا سہائے

ہاں، چھوٹی میاں، دیکھی میں تو یہی معلوم ہوا تھا جیسی گاڑی میں دوڑ کر بٹھہ گئی ہوں

منظور

یہیں صاحب معلوم ہوتا کیا معنی۔ اونہوں نی گاری چلنی کی بعد کھڑکی میں سی سر نکال کی مجھہ سی بات کی تھی

محمد علی

خیر بھئی، میں تو اب جاتا ہوں، تم جی بھر کی اون کی صحبت کا لطف اوٹھاؤ

(چلا جاتا ھی)

منظور

میری سمجھہ میں یہیں آتا کیا معاملہ ھی (پیروں کی چاپ سنائي دیتی ھی) خیر وہ خود آتی ھیں، اون سی معلوم ہو جائے گا

(سکریٹری صاحب داخل ہوتی ھیں)

سکر سري صاحب

آداب عرص هی میاں مںطور صاحب ! بھئی، عجب دل لگی ہوئی ـ میں اسٹیسں ر آپ سی با بوں میں ایسا مسعول بھا کہ ے سوچی سمجھی علط گاڑی میں بیٹھہ گیا ـ مجھی حابا بھا بورب کی گاڑی سی اور وہ بھی برایح لائں کی گاڑی

مںطور

برایح لائں کا بو پلیٹ فارم ھی بھا، کوئی دوسری گاڑی وھاں سی کیوں جھوٹی لگی مجھی معلوم بہ بھا آپ کو کہاں حابا ھی وربہ روک لیبا

سکر سری صاحب

حب گاڑی مدرسہ کی پاس پہویح کر بحصیل کي کچہری کی طرف مڑی ب مجھی معلوم ھوا کہ علط گاڑی میں بیٹھہ گیا ھوں حیر دوسری اسٹیسں ر اور کی بکٹ کر کی فورا واپس ھوا، حیال بھا کہ ساید بورب والی گاڑی گھیٹہ سوا گھیٹہ لیٹ ھوئی بو مل جائی گی یہاں اسٹیسں ر پہویح کر معلوم ھوا کہ کمبحب ٹھیک وقت ر چھوٹ گئی بہر حال میں بی بار دی دیا کہ حلسہ کل ر ملبوی کر دیا حائی پھر جی میں آیا کہ آپ کو بھیہ دسبور العمل سیادوں حیال بھا کہ محمد علی صاحب بھی ھو لیکی، مگر معلوم ھوا کہ وہ کہیں چلی

گئی هیں (ایک ضخیم مسوده کو کھول کی) تو کہئی شروع سی سناؤں یا جہاں سی چھوڑا تھا وہاں سی ؟

مسطور

آپ اس وقت بیکار زحمت فرمائی هیں پروگرام کی خراب جانی سی آپ کی طبیعت بدحظ هو گی، پھر کبھی دیکھا جائی گا

سکرٹری صاحب

نہیں صاحب، یہہ اتفاقات تو هوا هی کرتی هیں ـ جب قومی کام کرنا ٹھہرا تو طبیعت کی بد حظی کا خیال کیا؟ ـ اچھا تو میں جہاں تک پہونچا تھا وہاں سی شروع کرتا هوں ـ «دفعه ایک سو سائیس»

مسطور

معاف فرمائی گا، مجھی فصه میں ایک دوست سی ملنا هی پورا دستور العمل سنوں گا تو دیر هو جائی گی

سکرٹری صاحب

نہیں تو یه ـ دیر کیا هو گی، سو صفحه سی بھی کم باقی هیں اور وه بھی دور دور لکھی هوئی ـ آج آپ صرف سن لیجئی، اس پر بحث کسی فرصت کی دن هو گی (پڑھتی سی) دفعه ایک سو سائیس «سکرٹری کی فرائض» سکرٹری انجمن پر لازم

هی که خدا کا خوف اور قوم کا درد دل میں رکھی "نہی عن المنکر" اور "امر بالمعروف" کا عامل ہو، زندگی کو فانی جانی اور آخرت پر ایمان لائی، قوم کی بہبودی کی لئی دل وجان سی کوشش کری اس امر میں ذرا بھی شک نہ کری که افراد کی زندگی قوم کی زندگی سی وابستہ هی، ہیئت قومی سی الگ ہو کر کوئی فرد کشاکش حیات میں سلامت نہیں رہ سکا۔ غرض جملہ امور جو حسب دفعہ ایک سو گیارہ یا ایک سر بندرہ ممبرں پر فرض قرار دی گئی ہیں سکریٹری پر بدرجۂ اولی فرض ہیں اور سی چاہئی کہ اپنی عمل کو نمونہ بنائی جسکی ممبر تقلید کر سکیں اور اس طرح دونوں جہاں میں سرخ رُوئی حاصل کریں علاوہ اس کی سکریٹری کی فرائض مخصوصی حسب ذیل ہیں جو گیارہ ضمنوں میں تقسیم کئی جاسکی ہیں۔ ضمنۂ الف۔ انجمن کی اجلاس کی اطلاع سکریٹری ممبروں کو اجلاس سی پہلی دی گا

(زدہ کر جاتا هی)

دوسرا سین

(مر ساحب کی نسستگاہ مر صاحب اپی معمولی حدد
ر دکہ لگائی ںیٹھی ھیں سب حی حو ہاںب صعف لطر
آ رئی ھیں رضائی اورھی تکیہ دار موںدھں پر روں افرور
ھیں محسں اور محمد حواد بھی موحود ھیں احمد حسں
ی حای کی ساںہ دالاں مں ٹہل رھی ھیں)

احمد حسں

(کھکو کو حاری رکھی ہوئی) مر سحاد حسں کا نا،
ارں گاؤں مں مسہور تھا، ہر طرف دھاک بندھی ہوئی تھی۔
اں کی محرا کی صلع بھر مں دھوم تھی۔ آج اوسی حاںداں
کی آبرو مٹی مں مل رھی ہے سر ار حاںداد الا و رھی
ھے ا آسماں بھی ٹوٹ پڑا۔

مر صاحب

لا حول ولا قوہ۔ توبہ کر بوں۔ حو مر سے اں ہو
اوسمیں سدی کودم مار کی گنجائس تھی۔

احمد حسں

ر نعوذ اللہ سب کرکے ا لما کدم اٹھ رہی ھر ہا۔

یہہ حرام رادہ سدارام آسس کا ساب نکلا مجھی مل حاتی تو بوٹیاں چبا حاؤں میری یار عار بی بھی، محس کی دوسب، ہم مکتب، حاندان کی حبر حواہ ہولی درالی، عہد بعرعہد، بھالی لی کر آتی بھی ہر وقت آمد میاں آمد میاں کہی مو یہہ سو کہا بھا اوراب کسی طوطی کی سی آنکھیں بدل لیں۔ برسوں میں گیا تو مجھی دیکھی ھی گھر میں چلا گیا اور بیٹی کو سکھادیا کہ کہہ دو یہاں ہیں۔

محسن

کم بخت نی اپنی حلدی بالس یہ کی ہوتی تو میں روپیہ کی فکر کرتا درسیہ کو مجھی بار بہوتا، چاردن میں کیا ہو سکتا تھا۔ اپنی حلدی ریور بھی اچھی داموں بہیں سحا حا سکتا بھا۔ اگر بس مہتی کی مہلت ہوتی تو روپیہ کا فراہم ہو حاتا کوئی باب یہ بھی

حواد

جي هاں، یہ مزید تعجب ھی کہ سدارام کو اپني حلدی کیا پڑی بھی "دیر آید درسب آید"

احمد حسین

جي هاں، آپ بھی کیا بھولی بی حاتی ہیں۔ حلدی اسکي بھی کہ حائداد سلام بر حبڑ ھی تو حود او بی بو لی حر بدلی۔ آپ

دیکھئی گا اگر بولی سدارا، کی نام نہ ختم ہو تو میرا نام احمد حسن نہیں۔ اور یہہ سب کیا دھرا ھی اس منظور کا (سبح جی کی طرف دیکھی ہوئی) خدا جانی کن مفسدوں نی کان بھر دئی تھی لڑکی کی۔ جائداد کا بٹوارہ ھوا۔ وہ گنگا سہای کا بچّہ سعید وسیاہ کامالک مقرّر ھوا۔ ایک تو اس بات سی مہاجن بھڑک گیا دوسری شادی کی معاملی میں بزرگ دودہ کي مکھی کي طرح نکال کر پھینک دئی گئی اور میری اور ھمسیرہ صاحبہ کی ضد پر ملحد سچری محمد علی سی نسبت قرار پائی۔ اوس نی جو کاسکاروں کي انجمن کا جال پھیلا رکھا ھی اسکی سبب سی دنیا بھر کی مہاجن اوس سی جلتی ھیں۔ نسبت ھونا تھی کہ سدارام کی تلووں سی آگ لگ گئی، اوس نی نالش داغ دی۔ اب صاحبزادی منظور الدولہ بہادر کہتی ھیں کہ اپنی اور بہن کی آمدني کا نصف چچاجان کو دیا کریںگی۔ تو جھئی جب دونوں حصوں کی آمدنی میں گھر کا خرچ نہیں چلتا تھا تو ایک حصہ کی نصف میں کیا ھوگا

محسن

منظور اسوقت ھیں کہاں۔ میں ابھی گھر میں گیا تھا۔ وھاں اماں جان نی قیامت برپا کر رکھی ھی کل سی سعیدہ کی پیچھی پڑی ھیں، سوائی اوسی کوسنی اور برا بھلا کہنی کی کوئی کام

تھیں۔ ساتھی کہ سر پر جھٹک کر مارا تھا وہ بیچاری ایک کونے میں بیٹھی سب کچھ خاموشی سے برداشت کر رہی تھی۔

احمد حسین

جی ہاں، بس دنیا میں دو قصوروار ہیں ایک میں ایک میری بیوی اور کبھی لڑکی کی کرتوت کسی کو نہیں معلوم۔ ہمدردی کرنے کو سب موجود ہیں آج جو بیٹا دن ہی کہ جما علی کی سکی میں کی بیم درانی میری گھر میں چلی آئی اور دو گھنٹہ بیٹھ کر بیگم سکم سی اپنی کئی ہمشیرہ صاحبہ کو جراد سی سب ریبی کی بعد یوں ہی اس لڑکی کی صورت سی نفرت ہو گئی ہی، دوسری بیم کا اس طرح گھر میں چلا آنا بیدانی کی دل پر تیر کی طرح لگا۔ او سوقت تو جھجک کی بیٹی سی کچھ نہ کہہ سکیں مگر دل میں بات لیتی رہیں، تیرا ن بھائی اون کی بدولت جو بزرگوں کی ہاں تک رہی ہیں ا ن کا صدمہ اور بھی طرہ ہو گا۔ ان سب باتوں نے ہمشیرہ صاحبہ کو دیوانہ کر رکھا ہی، دو دن ہی ایک رالہ نہیں کھاتا ہی اور رو رو کر آنکھیں سجالی ہیں۔ ایسی حالت میں اگر لڑکی کو جھڑک دیا تو کیا اندھیر ہو گا۔

محسن

ہاں، یہ میں بھی جانتا ہوں کہ اماں جان کے لئے بڑا سخت

ہی، بزرگوں کا نام مٹ رہا ہی اور آپ اوسي کی فکری سی
مذاق کر رہی ہیں۔

شیخ جی

سادات کی آبرو خدا نگہہ رمیں میں ہیں ہوا کرتی۔
اوسکی مجرن اون کی سدی ہیں۔ اگر سادت کا حال ہی تو
صبر اختیار کیجئی جو آپ کی بزرگوں کا شعار ہی۔

احمد حسین

بس بانس سا تا آپ سی سیکھہ لی۔ دوسری کی مصیبت پر
صبر کرنا بہت آسان ہی۔ آپ کو کبھی ایک نگہہ رمیں بھی
نصیب ہوئی ہوتی اور پھر وہ اس طرح سر بازار نیلام ہوتی
تو اللہ قدر ہوتی۔ (پھر ٹہلنی لگی) بارہ بج چکی ہیں مگر
ابھی تک نیلام کی آواز نہیں سنائی دیتی۔ بات یہہ ہی کہ نیلام
کتا ملی کسی ہی معلوم ہی کہ مہاجن کی مقابلہ میں کون
بولی گا۔ سو اسی ہزار اوس کی پہلی سی ہیں ضرورت پڑ
گئی تو دوچار ہزار اور دیدی گا۔ چائی جہنی
(دور سی شور وغل کی آواز آتی ہی سب سی بلند صدا «سرکاری
بولی پچاس ہزار») لیجئی شروع کردیا نی اندھوں نی۔ انہیں
سوائی ہماری پچھواری کی کوئی اور جگہ بھی نہیں ملی تھی۔
(آواز۔ پچپن ہزار۔ پچپن ہزار۔ پچپن ہزار ایک۔) کیسا بڑہ

ٹرہ کی بول رھی ھیں حسی اں کی باپ ھی کی حائداد ہو ھی۔ بس بھوڑی دیر کی بات ھی آد ھی گاؤں، حابھائی رعایا، باعات سب ر سدارام کا قصہ۔ (آوار بحس ھرار ایک بحس ھرار دو بحس ھرار ایک دو) باقی گاؤں میں گنگا سہای کا ڈنکہ ح رھا ھی۔ رہ گئی میر الطاف حسین اور کم بحت احمد حسین۔ دونوں کی گاؤں میں کوئی حیثیت نہیں۔ دونوں رعیت ھیں سدارام کي۔ مسطور کی اور گنگا سہائی کی۔ کل تک میری نام سی اسامی بھرا تی (آرار سائھہ ھرا ۔ سائھہ ھرار) صورت دیکھہ کر کانپی بھی اور اب۔ اب کوئی بات بھی نہ پوچھی گا۔ بلکہ مجھہ ر ھنسا کریں تو کوئی تعجب نہیں ھی۔ اور تو اور نہ نئی ر ساد حسین نی میری طرف سی سیکڑوں اساميوں کی قرقیاں کیں۔ (آوار سر ھرار۔ سر ھرار۔ سر ھرار ایک) بڑی بڑی رقمیں لیں دعویں چکھیں اب آج وہ میری قرقی کرنی آیا ھی۔ میں ھمیشہ سمجھا کرتا تھا کہ بڑا بھلا مانس ھی مگر معلوم ھو گیا دنیا عرض کی ھی کسی کا اعتبار نہیں۔

محمد جواد

ملازمان سرکار پر تعمیل حکم شاھنشاھی واجب ھی وہ

نهری نو فلب بهت حاتی گا۔ میں آج صبح سی سفر کا سامان کررها تها حالو کو باردی دی هی حب تک دوسری گهر کا انتطام نه هو اون کی یہاں قیام هو گا (محسن سی) مہربانی کر کی هم دونوں کا نصف سامان بهیج دیحئی گا۔ اگر چچی صاحب کی مرضی هو، ورنه اس سی بهی هاتهه دهونا۔

مبر صاحب

سیح جی، یه کیا قیامت هور هی هی؟ آپ درا ڈیوڑهی میں حاکر صغری کی ماں سی گفتگو کیحئی۔

شیح جی

بخشئی حضرت ـ یه میری بس کا کام نہیں هی میری داڑهی کی جڑیں بہت کمزور هوگئی هیں دوسری میں تو خود منطور کو مشوره دیا کرتا تها که الگ گهرمیں رهیں مگر یه نہیں جانتا تها که اس طرح آناً فاناً روانگی هو گی (اوٹهی کی کوشش کرتی هوئی منطور سی) درا مجهی سهارا دو تو چل کرابی بچی کو رخصت کردوں ـ (منطور سهارا دیکر اٹهاتاهی)

میرصاحب

(آبدیده هو کر) بیٹا منطور، فی امان الله ا۔ سیح جی مجهه سی سعیده کو رخصت نہیں کیا جائی گا ـ آپ میری طرف سی آنه

الکرسی پڑھ کر اس کی بارو بردم کردنئی گا - مرضی الہی
میں کوئی چارہ نہیں
(سب جی منظور کی گندھی بماہیہ رکھہ کر چلی ہیں اور
سدھی سچھی محسن)

(پردہ گر جاتا ہی)

کی ھاتھہ میں چلی گئی ـ اس مصیبت کی وقت میں تو میری
آنکھوں کی ٹھنڈک میری زندگی کاسہارا مجھی چھوڑ کرجا
رھی ھی! ـ

سعیدہ کی آواز

چچی جان ، میں نی کبھی آپ کی سامنی زبان نہیں کھولی ھی
مگر اسوقت جب ھمیشہ ھمیشہ کی لئی میرا آپ کاساتھہ چھوٹ
رھاھی مجھہ سی بی جا ضبط کہی نہیں رھاجاتا ـ آپ یہہ ھرگز
نہ سمجھئی کہ آپ مجھہ سی جس قدر محبت کرتی ھیں مجھی معلوم
نہیں یا مجھہ پر اوس کا اثر نہیں ھوتا مگراس بدنصیبی کا کیا علاج
ھی کہ آپ کی محبت نی میری ڈھارس بندھانی کی جگہ میرا دل
توڑ دیا ھی مجھی خوش وخرم رکھنی کی جگہ زندگی سی بیزار
کردیا ھی ـ آپ کی گھر میں آئی ھوئی مجھی سات برس ھوئی ـ اس
سی پہلی میری زندگی کی دس برس کمال نگر میں اباجان
کی ساتھہ گزر چکی ھیں ـ جب میں اس دس سال کامقابلہ ان
سات برسوں سی کرتی ھوں تو ایسا معلوم ھوتاھی جیسی کسی
کو ھری بھری باغ کی ایک جھلک دکھاکی بنی ھوئی بیابان
میں چھوڑ دیا جائی ـ یہ سچ ھی کہ اماں جان کاسایہ بہت
چھوٹی پن میں میری سر سی اوٹھہ گیا تھا ـ مگر ابا جان، بھائی
جان ! ، سبھی کی پیاری نظروں کی چھاؤں میں میرا بچپن

قصی کہانی کي طرح گذر گیا دسو ىں برس بعد ىرىی آنکھیں بھرلیں
اباحاں اللہ کی ساری ہوئی اور بھائی حاں اور سبح حي مجھی
لی کر یہاں آئی ـ یہاں میں ىی د ر سري ہی دىیا دیکھي ـ سہلاىی
والی سمعت کی حگہ سہمانی والی چاہ، ھمسانی والی ىار کی
محائی رولانی ر ال محبت ـ کمال ىگر والی گھر کی حوس ىا چمں
میں کھیلی کی حگہ مجھی یہاں کالی کالی چار دیواری میں ىىد
ہوکر بیٹھىا پڑا، میری ىڑھي لکھی کی آزادی پر پا ىں لگائی
گئیں ـ دو سري لڑکیوں ىکـسی ملی کی ممانعت ہوئی ـ خداھي
جانىا ہی کہ میں ىی ایی دں کس طرح کاٹی اگر سبح حی اور
بھائی حاں دلدھی کرىی والی نہ ہوتی ىو میں صرور گھٹ گھٹ
کر مرحاتی ـ آج مجھی بھائی حاں اوسی مکاں میں لی کر حارھی
ھیں جہاں سی سات برس پہلی لائی تھی ـ میں چاھتی ہوں کہ
آپ سی رخصت ہوتی وقت آپ کی ساری احسانوں کا حواب ىی
سچی دم سی احساں سمجھہ کر کئی تھی بہت بہت سکریہ ادا
کروں ـ چچی حاں، مجھہسی حوحطائیں ہوئی ہوں اوں سی در گزر
کیجئی اور مجھی ھىسی حو ىی حانی کی اجازت دیجئی ـ اچھا
آداب عرض ھی ـ صغرا بہں خدا حافظ ـ (پردہ الٹ کر ىکل
آتي ھی، ىو کرىمہ دبھر کر کھڑي ہوحانی ھیں ـ)

صعری

(نکار کر) سعنده ہں، الله کوسوںا حط صرور لکھںا۔ (دفعۃً ردہ بھر ھٹںا ھی اور رفںه سگم برآمد هونی هں بوکر گھبرا کر چاھی هں بھاگ حائں مگر بھر کھڑی هوحاتی هں)

رفںه بیگم

لرکی، ںوحانی هی ںومبری انک ںات اور سںی حا ـ اس لڑائی مں ںوحںی مں هاری مگر اس فںح ر بہب اںرا مت ـ اسوقت محھی بڑی حوسی هی که حچی کی سحی سی ںکل کر راح کرونگی، ملکه ںلفںس کی طرح دںیا بھر مں مبری حکومت هوگی۔ حلو حدا مبری سامی آںکھںں بجھائی گی مگر یه دھوکه ںہب دں ںہں رهی گا ـ اںک اںھواری کی اںدر اںدر بحھی معلوم هو حائی گا که حدا رسول کی ںا فرمانی ، بزرگوں کی بی ادبی، کسی فںلی سی سرکسی کرکی آدمی کی کںا گت سی هی ـ اگر بحھه ر راه مں انگلںاں نه اوٹھیں، دںا ںری نام ر بھڑی بھڑی نه کری، سرںعوں کی ںهو ںںشاں سں کر کانوں رہاتھه نه رکھںں ںو مبرا ںام رفںه سگم ںہں ـ اور اس بھروسی نه رهںا که حب کہں ٹھکاںا نه هوگا ںو بھرحچی کی گودمںں آں بںٹھوں گی ـ آح سی مں نه ںری چچی نه ںومبری بھںحی ـ حدائی چاھا

دوحسی حي ىىری صورت ىه دىكهوں گی ـ حاىهگىں اںى كیٔ ی
كی سرا (اىدر حلی حاتی هی)
(اىدر سی آوار آتی هی ـ) حلو هری ىهاں كىا كهڑی هیں ـ
(سمىده سىح حی كی ىاس آئي هی وه كاسی هاتهوں ارس كی
سر ر هاتهه ىهىرتی هیں)

شىح حی

ىىٹی ، ىىری حىحی كی ىاىیں سحت هیں مگر ىالكل سح هیں
حو كحهه اوىهوں ىی كها اس سی ىره كر مجهی ىرداست كرىا هی
مگر ایک ىات سداىی ىی ىوں گىٔی وه ىه هی كه ىو سحاعت
كی ىیٹی هی ـ

سمىده

سىح حی ، آپ ىی ىهی ایک لفظ حو هری همت درهاىی كی لىٔی
كهه دىاهی وه سو ىىرىروں ىر ىهاری هی ـ حدا آپ كو هم ىهاىٔی
ىہىوں كی سرر سلامت

مطور

سىح حی ، آپ حو دعا ء كىا كرتی تهی وه ىه ىهو لىٔی گا ـ حب
آپ كو اىسي طاقت آحاىٔی كه سفر كر سكیں ىو چل كر هم اری ساتهه
رهىٔی گا اور هماری كام میں حو آپ كا اور والد مرحوم كا كام
ىهی هی هماری مدد كیحىٔی گا ـ

شبح می

(هنسی کی کوشش کرتی ہوئی) ہاں اب مجھے ضرور طاقت آئی گئی۔ بیٹا، انسان کی ہوس کی کوئی انتہا نہیں مگر عقل ہوس کو مغلوب کرسکتی ہی۔ میری زندگی کا مقصد آج سی پورا ہونا شروع ہوتا ہی۔ تم بھائی بہن اپنی زبان توڑ کر آزاد ہورہی ہو اور مجھی دل سی یقین ہی کہ تم دونوں اپنی نئی زندگی میں خوش و خرم رہوگی کیونکہ خوشی نام ہی عقیدہ اور عمل کا اور یہہ چیزیں ملتی ہیں تاری ہوا میں جہالت کی تاریکی اور حبس سی نکل کر۔ تی سک تم دونوں سی جدائی خصوصاً سعیدہ سی چھوٹنا مجھہ پر بہت شاق ہی مگر زندگی اور دنیا دوسری کی ہیں میری نہیں۔ میری عمر کی چند ساعتیں باقی ہیں ان میں مجھی شکر کرنی دو کہ میری محنت رائگاں نہیں گئی اور غور کرنی دو اوس نئی زندگی پر جو میری لئی آرہی ہی۔ میری عمل کا دور ختم ہوچکاہی اب میری لئی صرف عقیدہ باقی ہی۔ اسی میں تسکین ہی اور اسی میں نجات۔

(منظور سی) اچھا بیٹا اب تم سدھارو ریل کا وقت نزدیک ہی۔ (منظور شیخ جی سی بغل گیر ہو کر سعیدہ کو ریتھہ میں بٹھاتا ہی اور خود بھی شمس کی ساتھہ بیٹھتاہی۔ گاڑیاں روانہ ہوتی ہیں)

« بسم اللہ مجریہا و مرساھا »

(گاڑی میں سی سعیدہ اور مسطور سر نکالی شیخ جی کو دیکھی جاتی ہیں جو اپنی لکڑی کی سہاری کھڑی ہیں ۔ نوکر چاکر سب گاڑیوں کی پیچھی پیچھی جاتی ہیں، شیخ جی اکیلی رہ جاتی ہیں ۔ پردہ آہستہ آہستہ گرتا ہی)